اصول شرع محمدی

مؤلفہ
جناب فطانت مآب دریای علم و حکمت مسٹر مکناٹین صاحب
بہادر کہ مدار علیہ عدالت دیوانی [illegible] کا ہونا ہی اور [illegible] صاحب



اسی کے مطابق فیصلہ ہوتے [illegible] صاحب
جوڈیشل کمشنر بہادر صوبہ اودہ مین اوسکی واقفیت کی زیادہ تر ضرورت
ہوگی اور اصول شرع و شاستر ہنود کی امتحان کے لیے وکلا و
مختار وغیرہ عوام الناس کو اوس سے آگاہی لازم ہے بنظر مفاد عام

مطبع ثمر ہند مقام لکھنؤ مین چھپا
سنہ ۱۸۶۸ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرع شریف محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ازروی شرع شریف محمدی کے درباب وراثت کے درمیان مال غیر منقولہ اور منقولہ اور موروثی اور اپنے حاصل کیے ہوتے کے کچھ فرق نہین ہے ❊

۲ بسبب زیادتی عمر کے کچھ حق زیادہ نہین ہوتا — تمام بیٹے خواہ کتنے ہی ہون ورثہ برابر لیتے ہین ❊

۳ حصہ بیٹی کا نصف ہے بیٹے کے حصہ سے جبکہ وہ باہم وارث ہون ❊

۴ وصیت نامہ جو لکھا گیا ہو بیچ حق ایک بیٹے یا ایک وارث کے وہ ناجائز ہے بیرضامندی اور بیٹون یا وارثون کے ❊

۵ قرضہ کا دعوی ہے قبل از دعوے وصیت کے اور وصیت جو زیادہ نہو بیس حصہ مال وصیت کرنیوالے کے سے تو لازم ہے کہ ادا کیجاوے پیش از تقسیم ترکہ

۶ بسبب غلامی اور قتل مورث اور اختلاف دین اور اختلاف متابعت حاکم کے ورثہ جاتا رہتا ہے ❊

لیکن وہ شخص جو مسلمان نہین ہین وارث ہوسکتے ہین اپنے ہم مذہبون کے اور مسلمانونکو
اختلاف متابعت حاکم کا ورثہ سے خارج نہین کرتا ✦

۸ ہان ایک شخص متوفی کے وہ لوگ جو مختلف رشتہ اوسسے رکھتے ہین وارث
ہوتے ہین باہم بموجب اپنے علیحدہ علیحدہ مقرری حصون کے اور ورثہ کچھ انکے اعلے
کیطرف جاتا ہے اور کچھ اسفل کیطرف آتا ہے اقربا ون ہین ✦

۹ بیٹا کسی شخص متوفی کا بجای اوس متوفی کے نہین تصور کیا جاتا اگر وہ شخص اپنے
باپ کے آگے مر گیا ہو اوسکو وہ جای نہین حاصل ہوگی جو اوسکے باپ کو ہوتی در صورت
اوسکی زندگی کے بلکہ وہ خارج کیا جاویگا ورثہ سے اگر اوسکا چچا ہووے مثلاً عمر ہے
دادا اور زید باپ اور بکر ہے بیٹا۔ اگر زید یعنے باپ بکر کا فوت ہووے زندگی مین
عمر یعنی دادا کے تو اسصورتمین بکر یعنے بیٹا زید کا بجاے اپنے باپ یعنے زید کے
نہین ہوگا بلکہ مال دیا جاویگا عمر کے اور بیٹون کو ✦

۱۰ بیٹے اور پوتے اور اونکی اولاد کو وہ کتنی ہی نیچے ہوتی جاوین اور اور حصون کے واسطے
کوئی خاص حصہ نہین مقرر کیا گیا ہے ✦ عام قاعدہ یہ ہے کہ اونکو تمام مال ملجاتا ہے
بعد اسکے کہ مقرری حصہ دار اپنا حصہ پاچکین بشرطیکہ بیٹیان نہووین اور اگر بیٹیان ہوون
تو ہر ایک بیٹی وہ لیتی ہی نصف حصہ نسبت بیٹے کے مثلاً جس صورتمین باپ اور ماں اور
شوہر یا زن اور بیٹیان ہووین تو بیٹونکا حصہ بہت کم رہجاتا ہے لیکن جس صورتمین مقرری
حصہ دار نہووین اور نہ بیٹیان ہون تو تمام مال بیٹونکو پہونچتا ہے ✦ ۱۱ لازم ہے
کہ والدین اور اولاد اور شوہر اور زوجہ حصہ پاوین تمام صورتونمین اور وارث اگرچہ کتنے ہی
ہون یا کتنا ہی قریب یا دور کا رشتہ رکھتے ہون ✦ ۱۲ یہ عام قاعدہ ہے کہ بھائی کا دوچند
حصہ بہن سے ملتا ہے مگر یہ قاعدہ اس صورتمین نہین کہ بھائی اور بہن ایک ماسے ہون
اور باپ مختلف ہون ۱۳ حصہ اون حصہ دارون کا جو مقرری ہون نہ حصہ اونکا جو غیر
مقرری ہین بیان ہوسکتا ہے تحقیقاً لکن حصہ اونکا جو کہ حصہ دار ہین اور غیر مقرری ہی ہین نہین بیان
کیا جاسکتا ہے عام طور پر اور لازم ہے کہ درست کیا جاوے بلحاظ ہر ایک موقع کے

مثلاً بیچ مقدمہ شوہر اور زوجہ کے جو صرف مقرری حصہ دار ہین تو حصہ اونکا مقرر کیا گیا ہے سب صورتونمین جو واقع ہو وین لکن درصورت ہونے بیٹیون اونہون کے جو بعضے موقع پر مقرری حصہ پاتے ہین اور بعضے موقع پر غیر مقرری اور بیچ مقدمہ باپ اور دادا کے جو کہ بعضی صورتونمین مقرری حصہ پاتے ہین اور بعضے غیر مقرری تو تعداد اونکے حصہ کی منحصر ہے اوپر درجہ رشتہ کے اور وارثون کے اور اونکی تعداد کے ❊ **فصل دوسری بیچ حصہ دارون غیر مقرری کے** ۱۴ بیوہ کو آٹھوان حصہ اپنے شوہر کے مال سے ملتا ہے جبکہ اولاد یا بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور ہو جا تی جاتین موجود ہون اور جبکہ کوئی نہو تو چہارم ملتا ہے ❊ ۱۵ شوہر کو چوتھائی حصہ اپنی زوجہ کے مال سے پہونچتا ہے جبکہ اوسکی یا اوسکے بیٹے کی اولاد کتنی ہی دور کے رشتہ کی موجود ہون اور جس صورت مین کوئی نہو تو نصف مال پہونچتا ہے ❊ ۱۶ جسصورتمین کوئی بیٹا نہو اور صرف ایک بیٹی ہو تو اسکے حصہ مین نصف مال پہونچتا ہے بطریق حصہ مقرری کے ❊ ۱۷ جسصورتمین کوئی بیٹا نہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیان ہون تو اونکو دو تہائیان مال کی پہونچتی ہین بطریق حصہ مقرری کے ❊ ۱۸ جسصورتمین بیٹا اور بیٹی نہ ہو وین نہ پوتا ہو تو پوتیونکو پہونچتا ہے مانند بیٹیونکے یعنے نصف حصہ ہے ایک کا اور تین حصونمین سے دو حصہ ہین دو یا زیادہ کے ❊ ۱۹ جس صورتمین ایک بیٹی ہو تو پوتیونکو چہٹا حصہ پہونچتا ہے لیکن اگر دو یا زیادہ بیٹیان ہو وین تو بیٹے کی پوتیونکو کچھ نہین پہونچتا ❊ ۲۰ جس حالت مین ایک پوتا ہو یا بیٹے کا پوتا ہو تو پوتیونکو نصف حصہ پہونچتا ہے بہ نسبت حصہ پوتے یا پوتیون کے بیٹے کے ❊ ۲۱ بہائیون اور بہنونکو کچھ حصہ نہین پہونچتا ہے مالکا جسصورتمین بیٹا یا پوتا کتنا ہی دور رشتے کا ہووے یا اوس جس حالتمین باپ ہو یا دادا ہو ❊ ۲۲ جس حالت مین سگے بہائی اور بہن ہون تو ہر ایک بہن لیتی ہے نصف حصہ بہ نسبت حصہ بہائیون کے اور جیسے کہ یہ اس حالت مین حصہ دار غیر مقرری ہین تو تعداد اونکے حصہ کا بیش و کم ہوتا ہے بموجب کمی اور بیشی حصہ دارونکے ❊ ۲۳ درصورت نہونے بیٹون اور پوتون کے اور بیٹیون اور پوتیون کے اگر ایک بہن ہو اور کوئی سگا بہائی نہو تو نصف مال پہونچتا ہے اوسکو ❊ ۲۴ درصورت نہونے بیٹون اور

۱۴ حصہ بیوہ کا ۱۲
۱۵ حصہ شوہر کا ۱۲
۱۶ حصہ بیٹی کا ۱۲
۱۷ حصہ دو یا زیادہ بیٹیونکا ۱۲
۱۸ حصہ پوتیونکا ۱۲
ایضاً
ایضاً
ایضاً
۲۱ بہائی اور بہن کا ۱۲
ایضاً
ایضاً
ایضاً
ایضاً

پوتون بیٹیون اور پوتیون کے اگر دو یا زیادہ بہنین ہون اور کوئی حقیقی بہائی نہو تو انکو تین حصہ مال کے [illegible]
دو حصہ پہونچتے ہین + ۲۵ جس حالت مین بیٹیان یا پوتیان ہون اور بہائی نہون تو بہنونکو
پہونچتا ہے جو کچہ باقی رہے بعد تقسیم حصہ بیٹیون یا پوتیون کے ـــ یہ بقیہ آدہا ہوتا ہے
اگر صرف ایک بیٹی یا پوتی ہو تیسرا حصہ ہوتا ہے اگر دو یا زیادہ بیٹیان یا پوتیان ہون + ۲۶
درمیان سوتیلے بہائیون اور سوتیلی بہنون کے فرق ہے ـــ سوتیلے بہائی اور سوتیلی
بہنین جو صرف ایک باپ سے ہین تو وہ وارث نہین ہو سکتے سوتیلے بہائی کے مال کی
جسصورتمین اوسکے بہائی اور بہن ایک ماباپ سے ہون لیکن وہ جو صرف ایک ہی ماسے
ہون اور باپ مختلف ہون تو وہ وارث ہوتے ہین سگے بہائیون کے ساتہ + ۲۷ جسصورتمین
اگر صرف ایک سگی بہن ہو تو سوتیلی بہنین صرف ایک باپ سے چہٹا حصہ لیتے ہین بطریق ایک
حصہ مقرری کے بشرطیکہ اونکے کوئی بہائی حقیقی نہون + ۲۸ جسصورتمین کہ دو یا زیادہ
بہنین ہون ایک ہی ماباپ سے تو سوتیلی بہنین صرف ایک باپ سے کچہ نہین لیتے ہین
اگر اونکے سگے بہائی نہون + ۲۹ جسصورتمین کہ سوتیلی بہنین ایک باپ سے رکہین ایک
حقیقی بہائی تو ہر ایک کو انمین سے پہونچتا ہے آدہا حصہ نسبت حصہ بہائی کے +
۳۰ درمیان سوتیلے بہائیون اور بہنون کے جو ایک ماسے ہون کچہ فرق نہین ہوتا
زن و مرد ہونے سے بابت حصہ کے برعکس ان بہائی بہنون کے جو ایک ہی ماباپ سے
ہون یا ایک ہی ماباپ سے ہون یا ایک باپ سے لیکن عام قاعدہ دوچند حصہ مرد کا
عمل مین آتا ہے نسبت اونکی اولاد کے + ۳۱ جس حالت مین صرف ایک بہائی ہو ایک ہی
ماسے یا ایک بہن ہو اوسی ماسے تو چہٹا حصہ بہائی و بہن کا ہے بشرطیکہ متوفی کی اولاد
سے نہو نہ بیٹے کی اولاد اور نہ باپ ہو نہ دادا ہو اور جس صورتمین دو یا زیادہ ہون ماکی اولاد
تو اونکا تیسرا حصہ ہوگا + ۳۲ جسصورت مین ایک بیٹا ہو شخص متوفی کا یا پوتا کتنے ہی
بعید رشتہ کا ہو تو باپ کو چہٹا حصہ ملیگا + ۳۳ جس صورت مین اولاد ہو یا بیٹے کی
اولاد ہو کتنی ہی دور رشتہ کی یا دو یا زیادہ بہائی یا بہن ہون تو ماں کو چہٹا حصہ ملے گا + ۳۴
جس صورتمین اولاد نہو نہ بیٹے کی اولاد ہو اور صرف ایک بہائی یا بہن ہو تو ماں کو پہونچتا ہے

تیسرا حصہ زوجہ کے یا شوہر کے ساتہ جس صورت مین کہ اوسکا دا حصہ لینے والا ہو بجاے باپ کے لیکن صرف بقیہ کا تیسرا حصہ پہونچتا ہے بعد حصون زوجہ یا شوہر کے جس صورت مین باپ حصہ لینے والا ہو ✤ ۳۵ دادا کو کچہ حصہ نہین پہونچتا مال مین سے جسصورت مین باپ موجود ہے ✤ ۳۶ جبکہ بیٹا متوفی کا ہووے یا پوتا کتنی ہی دور رشتہ کا ہووے اور باپ نہو دادا کو چہٹا حصہ پہنچتا ہے ✤ ۳۷ دادیونکو یا نانیون کو کچہ نہین پہونچتا جبکہ ما حیات ہو اور نہ دادیان ورثہ لے سکتی ہین اگر باپ زندہ ہووے ✤ ۳۸ دادیان کسی درجہ کی ہون خارج ہوتی ہین دادا کے ہوتے لیکن صرف باپ کی ما خارج نہین ہے کیونکہ اوسکا رشتہ دادا کے سبب نہین ہے ✤ ۳۹ حصہ نانی کا ٦ ہے اور یہی حصہ دادی کو بہی ملتا ہے جس صورت مین باپ نہو ✤ ۴۰ دو یا زیادہ نانیان برابر درجہ کی برابر حصہ لیتی ہین چہٹا ✤ ۴۱ لیکن دادیان یا نانیان جو کہ رشتہ مین قریب ہین شخص متوفی سے تو وہ خارج کرتے اون دادیونکو یا نانیون کو کہ جو کہ دور کا رشتہ رکہتی ہین ✤ ۴۲ نانا اور نانا کی مستحق نہیں ہین حصہ مقرری کی کیونکہ وہ فرضی بزرگوار کہلاتے ہین اور وہ شامل نہین حصہ داران مقرری یا غیر مقرری ہین ✤

فصل سوم درباب دور کے رشتہ دارون کی

۴۳ جس حالت مین کہ بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی کتنی ہی بعید رشتہ کے نہون نہ باپ ہو نہ دادا ہو نہ کوئی اوپر کے درجہ کا اور دادا ہو نہ ما نہ نانی نہ دادی نہ کوئی اور اوسکے درجہ کی دادی نہ بیوہ نہ شوہر نہ بہائی خواہ سوتیلے خواہ حقیقی نہ بیٹے بہائی حقیقی یا سوتیلے کی جو صرف ایک ہی باپ سے ہون کتنے ہی بعید رشتہ کے نہ بہن خواہ سوتیلی خواہ حقیقی نہ چچا نہ چچا کا بیٹا کتنی ہی دور رشتہ کا تمام جنہین سے کہلاتے ہین یا تو حصہ دار مقرری یا غیر مقرری تو بیٹیون کی اولاد اور پوتیونکی اولاد وارث ہوتی ہین ــــ یہ لوگ دور کے رشتہ دار یعنی اول درجہ کے کہلاتے ✤ ۴۴ درصورت نہ ہونے تمام اون شخصونکے جنکا اوپر ذکر ہے نانا اور دادیان اور نانیان اوس قسم کے جو کہ نہ حصہ دار مقرری ہین نہ غیر مقرری ورثہ لین گے اور یہ دور کے رشتہ دارون مین دوسری درجہ کے کہلاتے ہین ✤ ۴۵ درصورتیکہ یہ بہی نہون تو اولاد بہن کی اور بہتیجیان اور بیٹے ایسے بہائیون

۳۵ دادا کا ۱۲
ایضاً ۱۲
۳۶ باپ
۳۷ دادی نانی کا ۱۲
۳۸ دادیان استثنا ۱۲
۳۹ نانی اور دادی کا ۱۲
۴۰ دو یا زیادہ ۱۲
۴۱ قریب کے رشتہ کی خارج کرتے ہین بعید کو ۱۲
۴۲ نانا ۱۲
۴۳ اول درجہ کے رشتہ دار ۱۲
۴۴ دوسرے درجہ کے ۱۲
۴۵ تیسرے درجہ کے ۱۲

جو صرف ایک ہی باپ سے ہون ورثہ لیتے ہین اور یہ دوسرے کے رشتہ دارون مین سے تیسرے
درجہ کے کہلاتے ہین + ۴۶ درصورت نہونے اونکی پہوپہیان اور چچا باپ کی طرف کے
ماموا اور خالہ وارث ہوتے ہین اور یہ دوسرے کے رشتہ دارونمین سے چوتہے درجہ کے
کہلاتے ہین + ۴۷ درصورت نہونے انکے کے اولاد ایسی پہوپہی اور چچا کی اور اولاد
ایسے ماموا اور خالہ کی جو صرف ایک ہی مان سے ہون وارث ہوتے ہین + ۴۸ قواعد
جو اوپر گذرے عام صورتون مین جاری نہین دوباب دوسرے کے رشتہ دارون کے باعتبار
حصہ دارون غیر مقرری کی — اگر مال جسکا ترکہ ہونا چاہیے ملکیت ہو کسی آزاد غلام کی تو
آزاد کرنیوالا اور وارث آزاد کرنیوالے کے ورثہ لیتے ہین بسبب ترجیح انکی کے اور دوسرے کے
رشتہ دارون متوفی کے + ۴۹ قاعدہ پہلا اول درجہ دوسرے کے رشتہ دارون متوفی کے
یہ ہے کہ وہ لیتے ہین ازروے قریب ہونے رشتہ کے اور جبکہ رشتہ مین برابر ہون
تو وہ جو دعوی رکہتے ہین بسبب ارث کے ترجیح رکہتے ہین اونپر جنکا دعوے طفیل
وارث کے نہین ہے — مثلا پوتے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا برابر ہین رشتہ مین ساتہ دادا
کے لیکن اول کو ترجیح ہے اس سبب سے کہ پوتی وارث ہے اور نواسی وارث نہیں
— اگر تہوڑی سی اس قسم کی اولاد مین سے برابری درجہ کے ہون اور تمام برابر ہون بلحاظ
اون شخصون کے جنکے طفیل سے وہ دعوے کرتے ہین لیکن جنس بزرگوار ہی کے
درجہ مین مختلف ہون یعنے مرد و زن ہون تو ورثہ ہوگا بموجب جنس بزرگوارون کے باعث
اختلاف مین مثلاً دو بیٹیان نواسی کی بیٹے کی دوچند حصہ لین گی بہ نسبت دو بیٹی نواسی کے
بیٹی کی کیونکہ ایک بزرگوار پہلے کا مرد تہا اور اوسکا حصہ عورت سے دوچند تہا + ۵۰ ورثہ
بلحاظ دوسرے کے درجہ کے رشتہ داران دوسری قسم کا بہی مقرر کیا جاتا ہے ایسے طور پر یعنے
بذریعہ قریب ہونے رشتہ کے اور طور رشتہ داری اور جنس اون شخصون کے جنکے
سبب سے دعوی کیا گیا ہے جس حالت مین کہ دعوے کرنیوالے رشتہ رکہتے ہین ایک ہی
طرف سے لیکن جبکہ طرفین رشتہ کے مختلف ہون تو تین حصون مین سے دو حصہ
باپ کی طرف والونکو دیے جاتے ہین اور ایک حصہ مان کیطرف والونکو بغیر لحاظ جنس

دعوے کرنیوالون کے ✠ ۵۱ یہی قاعدہ عمل مین آتے ہین بلحاظ تیسرے درجہ کے دوسرے کے رشتہ دارون کی مانند پہلے درجہ کے رشتہ دارون کی مثلاً بھتیجے کی بیٹی اور بہن کے بچے کا بیٹا برابر ہین رشتہ مین دادا سے لیکن اول کو ترجیح ہوگئی اس سبب سے بھتیجا وارث حصہ غیر مقرری کا ہے اور جس صورت مین وہ برابر ہین اس لحاظ مین تو قاعدہ جو کہ لکھا گیا ہے واسطے اول کے درجہ کے رشتہ دارون کے وہ عمل مین آسکتا ہے ✠ ۵۲ اس صورت مین بلحاظ چوتھے درجہ کے رشتہ دارون کے جو کچھ کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر طرفین رشتہ کے برابر ہون تو سگے چچا اور خالاؤنکو ترجیح ہے سوتیلون پر اور وہ جو کہ رشتہ رکھتے ہین صرف بسبب باپ کے ترجیح دیے گیے ہین اوپر جو کہ صرف بسبب مان کے رشتہ رکھتے ہون جبکہ رشتہ برابر ہو مثلاً اوس صورت مین کہ دعوے کرنیوالے حقیقی ماموں اور خالہ ہون تو یہ قاعدہ ہے کہ مرد کو دوچند حصہ ملے گا عورت سے لیکن جس صورت مین ایک دعوی کرنیوالا رشتہ رکھتا ہے صرف بسبب باپ کے اور دوسرا دعوے کرنیوالا رشتہ رکھتا ہے بسبب مان کے تو دعوی کرنیوالا باپ کی طرف کا خارج کرتا ہے دوسرے کو بشرطیکہ طرفین اونکے رشتہ کے ایک ہی ہون مثلاً خالہ صرف باپ کیطرف سے خارج کرے گی دوسری خالہ کو جو صرف مان کی طرف سے ہے لیکن اگر طرفین انکے رشتہ کے مختلف ہون مثلاً ایک دعویدار حقیقی پھوپھی ہو اور دوسری خالہ صرف باپ کی طرف سے تو اول کو بالکل ترجیح نہین ہے اگرچہ وہ حاصل کرتی ہے دو حصہ بسبب باپ کی طرف کے رشتہ کے ✠ ۵۳ ورثہ اولاد شخصون مرقومۃ بالا کا مقرر ہوتا ہے بموجب قواعد مفصلہ ذیل کے قریب ہونا رشتہ کا دادا سے اول قاعدہ ہے جس حالت مین قرابت رشتہ کی برابر ہو تو وہ دعویدار جو بطفیل وارث کے دعوی کرتا ہے تو وہ وارث ہوتا ہے پیش از ایسے دعویدار کے جو بطفیل وارث کے دعوے نہین کرتا بغیر لحاظ جنس دعوی کرنیوالون کے مثلاً چچازادی یا تایازادی وارث ہوتی ہے بہ ترجیح مین پھوپھی کی بیٹی سے بشرطیکہ پھوپھی مذکورہ رشتہ رکھتی ہو دونون مان اور باپ سے اور رشتہ چچا تایا کا صرف ماں ہی کی طرف سے ہو لیکن جس صورت مین بیٹا

۵۱ دربارہ تیسرے درجہ کے ۱۲

۵۲ دربارہ چوتھے درجہ کے ۱۲

۵۳ دربارہ ورثہ اولاد کی اولاد کے ۱۲

ایسی پھوپھی کا جو ایک ماں باپ سے ہو اور بیٹا ایسی خالہ کا جو ایک ہی ماں باپ سے
ہو یا صرف ایک باپ ہی سے ہو دعوی کرین تو خالہ زادہ خارج نہین ہوسکتا پھوپھی اور
کی طرف سے مگر فرق یہ ہے کہ تین حصون مین سے دو حصہ باپ کی طرف والے کو پہونچتے
ہین اور تیسرا حصہ ماں کی طرف والے کو اگر کچھ فرق ہو درمیان طرفون یا جنس ان شخصون
کے طفیل جنکے دعوی کیا گیا ہے تو لحاظ رکھنا چاہیے خود جنس اون شخصون کا جو دعوی
کرتے ہین + ۵۴ بیچ تقسیم کرنے ورثہ کے درمیان اولاد شخصون مرقومہ بالا کے وہی
قاعدہ جائز ہے جو نسبت اولاد اول درجہ کے رشتہ دارون کے ہے مثلاً دو بیٹیان چچا
یا تایا کی پوتی کی دو چند حصہ لیوین گی نسبت دو بیٹیون چچا کی نواسی کے بشرطیکہ دونون چچا
کی قرابت ایک ہی سے ہو اور جبکہ تمام لحاظون مین برابری ہووے تو لحاظ رکھنا چاہیے
جنس دعوی کرنیوالون کا + ۵۵ درصورت نہونے دوسرے رشتہ دار کے اوس شخص
کو ورثہ پہونچتا ہے جسکو متوفی نے اقرار کیا ہو اپنا رشتہ دار خواہ کسی شرط پر یا بے شرط بشرطیکہ
اوس اقرار سے متوفی نے انکار نکیا ہو اور بشرطیکہ یہ ثبوت نہو سکے کہ وہ شخص جسکے
رشتہ کا اقرار کیا گیا تھا اور خاندان کا ہے + ۵۶ درصورت نہونے ان سب کے اور وصیت
نامہ کے مال حاکم کو بطریق لاوارث کے پہونچتا ہے لیکن یہ صرف ایسی صورت مین پہونچتا
ہے کہ کوئی ذرا بھی دعوی کرنے والا نہووے

فصل چوتھی قواعد تقسیم مین ہیگی

۵۷ جس صورت مین دو دعویدار ہون ایک کا جسمین آدہا حصہ ہو اور دوسرے کا چہارم تو تقسیم
کرنا چاہیے چار سے مثلاً ایک شوہر اور ایک بیٹی ہے تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چار حصون مین
جسمین اول کو ایک حصہ ملتا ہے اور دوم کو دو باقی کا جو تہا حصہ بیٹی کو پہونچتا ہے + ۵۸
جس صورت مین دو دعویدار ہون جن مین ایک کا نصف حصہ ہے اور دوسرے کا آٹھوان
تو لازم ہے کہ مال تقسیم کیا جاوے آٹھ مین مثلاً درصورت ہونے ایک زوجہ اور ایک بیٹی
کے مال تقسیم کیا جاتا ہے آٹھ حصون مین جس مین چار حصہ بیٹی کو پہونچتے ہین اور ایک زوجہ کو
باقی جو تین حصہ ہین وہ بھی بیٹی کو ملین گے + ۵۹ کسی صورت مین ایسے دو دعویدار نہین

ہو سکتے کہ ایک کا حصہ چوتہائی ہو اور دوسرے کا آٹھوان نہین ایسے دعویدار ہو سکتے
ہین کہ ایک مستحق ہو نصف کا اور دوسرا چہارم کا اور تیسرا آٹھوین حصہ کا * ۶۰ جس صورت مین
دو دعویدار ہون جنمین ایک کا چھٹا حصہ اور دوسرے کا تیسرا مثلاً جب کہ مان اور باپ صرف دعویدار
ہون تو مال تقسیم کیا جاتا ہے چہہ حصون مین جنمین مان کو دو حصہ اور باپ کو ایک حصہ بطریق
مقرری کے پہونچتا ہے اور باقی سے تین باپ کو پہونچتے ہین * ۶۱ جس صورت مین دو
دعویدار ہون جنمین چھٹا حصہ ایک کا ہو اور دو ثلث دوسرے کے مثلاً جبکہ ایک باپ اور دو
بیٹیان صرف دعویدار ہون تو مال تقسیم کیا جاتا ہے ۶ حصون مین جنمین سے باپ لیتا ہے
ایک حصہ بطریق اپنے حصہ مقرری کے اور دونو بیٹیان چار حصہ باقی کا حصہ باپ کو پہونچتا ہے
۶۲ جس صورت مین دو دعویدار ہون جنمین ایک کا حصہ تیسرا ہو اور دوسرے کے دو ثلث
مثلاً در صورت ہونے ایک مان اور دو بہنون کے مال تین حصون مین تقسیم ہوتا ہے جنمین
سے مان ایک حصہ لیتی ہے اور دونو بہنین دو حصہ * ۶۳ ایسے تین دعویدار نہین ہو سکتے
کہ ایک مستحق ہو چھٹے حصہ کا اور دوسرا تیسرے کا اور تیسرا تین حصون مین دو حصہ کا جس صورت مین
شوہر ورثہ لیتا ہے اپنی بے اولاد زوجہ کا تو اس صورت مین اوسکا حصہ نصف ہے اور
اور وارث ہون * ۶۴ جو مستحق ہین چھٹے اور ثلث اور دو ثلث کے مثلاً باپ مان یا دو بہنین
تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے چہہ حصون مین * ۶۵ جس صورت مین ایک شوہر ورثہ لیوے
اپنی زوجہ کا جو اولاد چھوڑ گئی ہو یا زوجہ ورثہ لیوے شوہر بے اولاد کا حصہ ان شخصونکا
ایسی صورت مین چہارم ہے اور اور دعویدار مستحق ہین چھٹے تیسرے یا دو ثلث کی
تو تقسیم کیجاوے بارہ سے * ۶۶ جس صورت مین ایک زوجہ ورثہ لے اپنے
شوہر کا جو اولاد چھوڑ گیا ہو اوسکا حصہ اس صورت مین آٹھوان ہوتا ہے اور اور دعویدار
ہون جو مستحق چھٹے تیسرے یا دو ثلث کے ہین تو لازم ہے کہ تقسیم کیجاوے چوبیس سے
۶۷ جس صورت مین حصے ایسے ہین جنمین تقسیم مال مناسب ہو لیکن چہہ مطابق نہ آتے ہون
حصہ وارون پر یعنی تو وہ زیادہ ہو سکتے ہین سات آٹھ نو یا دس مین * ۶۸ جس
صورت مین حصہ بارہ کے عدد سے ہون اور پورے نہ بیٹھے ہون تو وہ زیادہ کیے

۶۰ چھٹا اور تیسرا
حصہ ۳ ۱ ۲ چھٹا
اور ثلث ۱۲ ۶ ۲
تیسرا اور دو ثلث ۶ ۲

۶۳ چھٹا اور
تیسرا اور دو
ثلث نہین ہو سکتے
۶۴ ۱۲ نصف
چھٹا تیسرا
یا دو ثلث ۱۲
۶۵ چوتھا
چھٹا تیسرا
یا دو ثلث کے
۶۶ آٹھوان چھٹا تیسرا
یا دو ثلث ۲۴
۶۷ زیادتی
چہہ پر ۱۲
۶۸ بارہ پر ۱۲

جا سکتے ہین تیرہ ۱۳ پندرہ ۱۵ یا سترہ حصون ہین + ۶۹ جس صورتمین چوبیس ۲۴ حصہ ہوتے

اور وہ مطابق نہ آتے ہون تو وہ زیادہ کیے جا سکتے ہین ۲۷ ۲۷ +

فصل پانچوین قواعد تقسیم مال درمیان بہت فریقون دعویدارون کی

۷۰ عدد جو آپس مین مساوی ہون اونکو متماثل کہتے ہین + ۷۱ متداخل اون عددون کو

کہتے ہین کہ جب ایک کو ضرب دو کسی عدد مین تو وہ دوسرے سے برابر ہو جاوے +

۷۲ متوافق وہ عدد کہلاتے ہین جو کسی تیسرے عدد پر بے کسر تقسیم ہو سکین + ۷۳

وہ عدد متباین کہلاتے ہین جبکہ کوئی تیسرا عدد دونون کو پورا تقسیم نکرے + ۷۴ سات

قاعدہ تقسیم کے ہین تین اول کے منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد وارثون کے اور تعداد

حصون کے اور چار باقی منحصر ہین اوپر مطابقت تعداد مختلف قسم کے وارثون کے بعد

مطابقت تعداد ہر ایک قسم کے وارثون کے ساتھ اونکے علیحدہ علیحدہ حصون کے

۷۵ اول یہ کہ جس حالت مین مطابقت عدد وارثون اور عدد حصون کیسے یہ معلوم

ہو کہ بے کسر حصہ مطابق ہین تو اور کچھ حاجت حساب کی نہین ــ مثلاً جس صورت مین

وارث ہون باپ ماں اور دو بیٹیان تو حصہ ماں باپ کا چھٹا ہے اور بیٹیون کے دو ثلث

اس موقع پر بموجب قاعدہ ۱۲ کے چاہیے کہ تقسیم کیجاوے چھہ مین جنمین سے

ایک ایک حصہ والدین کو ملے اور باقی کے چار حصہ دو بیٹیونکو + ۷۶ دوسرے یہ ہے

جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثون اور عدد حصون کے یہ ظاہر ہو کہ وارث نہین پا سکتے اپنا

پورا حصہ اور کوئی تیسرا عدد تقسیم کرتا ہے دونون کو یعنے جبکہ متوافق ہون مثلاً در صورت

ہونے باپ ماں اور دس بیٹیون کے اس موقع پر بموجب قاعدہ ۱۲ کے تقسیم ۶ سے

کیجاوے گی لیکن جبکہ ہر ایک والدین نے لے لیا اپنا چھٹا حصہ تو صرف چار رہے

تقسیم ہونے کو درمیان دس بیٹیوں کے جو پورے تقسیم نہین ہو سکتے اور اوپر مطابقت

عدد وارثون کے جو نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور عدد حصون کے جو اونکے نیچے

باقی رہے وہ ظاہر ہوتے ہین متوافق یعنے ۲ سے تقسیم ہو سکتے ہین اس صورت

مین قاعدہ یہ ہے کہ نصف عدد وارثون کا یعنے پانچ ضرب دیا جاوے درمیان کل

۶۹ چوبیس حصہ ... ۱۲ متماثل ... ۱۲ متوافق ... ۱۲ متباین ... پانچواں قاعدہ ... پہلا قاعدہ ... ۶ و ۷ ... قاعدہ ۱۲ ۱۳

عدد تقسیم کے لیتے ہوکے اسطرح سے اگر پانچ کو ضرب دو چھہ مین تو تیس ہوتے ہین جنمین سے والدین لیوینگے دس یعنے پانچ پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنے دو دو فی اسم ۴ ÷ ۲۰ ۔ تیسرا یہ ہے کہ جبکہ اوپر مطابقت عدد وارثون کے اور عدد حصون کے یہ ظاہر ہو کہ وارث نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور ایک زیادہ ہو درمیان عدد وارثون کے اور عدد حصون کے جو کہ اونکے واسطے رہے اوسکو تباین کہتے ہین مثلاً در صورت ہونے باپ اور پانچ بیٹیون کے ۔ اس موقع پر بموجب قاعدہ ۲۱ کے تقسیم کیجاوے چھہ مین لیکن جبکہ والدین نے لے لیا اپنا حصہ چھٹا تو صرف چار رہے تقسیم کو صرف درمیان پانچ بیٹیون کے جو نہین تقسیم ہو سکتے پورے اور عدد وارثون کے جنکو پورا حصہ نہین پہونچ سکتا اور عدد حصون کے جو کہ اونکے واسطے رہے وہ متباین ہین ۔ اسصورت مین قاعدہ یہ ہے کہ کل عدد لیسے وارثون کا یعنے پانچ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر پانچ کو ضرب دو چھہ سے تو تیس ہوتے ہین جنمین سے والدین لینگے دس یعنے پانچ فی اسم اور بیٹیان بیس یعنے چار فی اسم ۴ ÷ ۸ ۔ چوتھے یہ کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارث متماثل ہون یعنے برابر مثلاً در صورت ہونے چھہ بیٹیون تین دادیون اور تین چچا کے اس صورت مین بموجب قاعدہ ۲۱ کے تقسیم کیجاوے چھہ سے ۔ اول مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون افراد انکی علیحدہ علیحدہ حصون کے حصہ بیٹیونکا ہے دو ثلث لیکن دو ثلث چھہ کے چار ہین اور اگر چار مطابق کرو ساتھ عدد چھہ بیٹیون کے تو متوافق ہین یعنی دو سے تقسیم ہوتے ہین حصہ تین دادیونکا ہے چھٹا حصہ لیکن چھٹا حصہ چھہ کا ایک ہے اور اگر ایک کو مطابق کرو عدد دادیون کے ساتھ تو متباین ہین باقی حصہ ایک رہا وہ پہونچیگا تین چچاؤنکو لیکن اگر ایک مطابق کرو تین سے تو بھی متباین رہے ۔ اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ قسمین خود وارثون کی مطابق کیجاوین ساتھ دوسرے کے کل سے اگر وہ ظاہر ہو یہ کہ متداخل ہین یا متباین ہین اور عدد تقسیم کرنیوالے سے جسصورت مین ظاہر ہو اگر وہ متوافق ہین اور اگر دو سے تقسیم ہو سکین مطابقت کیجاوے نصف سے نسبت

قاعدہ تیسرا ۱۲

قاعدہ چوتھا ۱۲

جب وارثون کے ایک یا زیادہ قسم کے وارث نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور اور تمام قسم کے ۱۲

بیٹیون سے اکے پہلے مطابقت سے معلوم ہوا تہا کہ وہ دو سے تقسیم ہو سکتے نہین اسی سبب سے
نصف عدد انکا مطابق کیا جاوے ساتہ کل عدد دادیون اور چچاؤن کے جو وقت مطابقت
متباین معلوم ہوئے تہے - اسطرحسے تین برابر ہین تین کے جو متماثل یعنی برابر ہین تو قاعدہ
یہ ہے کہ ایک ان عددون مین کا ضرب کیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے جیسے
اگر تین کو ضرب دو چہ مین تو اٹھارہ ہون جسمین بیٹیان لین گی دو ثلث یعنی ۱۲ یا دو فی اسم اور
دادیان لین گی چہٹا حصہ یعنی تین یا ایک فی اسم اور چچا لین گے باقی سے کے تین یعنی ایک فی
اسم + ۹ ، پانچوان قاعدہ یہ ہے کہ جب اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثون کے
یہ ظاہر ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور یہ قسمین متداخل
ہون مثلاً درصورت ہونے چار بیٹیون تین دادیون بارہ چچاؤن کے اس صورت مین
بموجب قاعدہ ۵ اکے کیجاوے ۱۲ سے - اس موقع پر اول مطابقت کیجاوے درمیان
مختلف قسم کے وارثون کے اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصون کے حصہ چار بیٹیون کا چوتہائی
لیکن چوتہا حصہ بارہ کا تین ہین اور اگر تین کو مطابق کرو عدد سے بٹیون کے تو متباین ہین
حصہ تین دادیون کا چہٹا ہے لیکن چہٹا بارہ کا ہے دو اور اگر دو کو مطابق کرو عدد دادیون
سے تو یہ بہی متباین ہین باقی حصہ جو سات رہے پہنچتے ہین ۱۲ چچاؤن کو لیکن اگر سات کو
مطابق کرو ۱۲ سے تو یہ بہی متباین ہین - قاعدہ یہ ہے کہ جو قسمین وارثونکی مطابق کیجاوین
اکل ہر ایک کا ساتہ کل ہر ایک کے جیسا پہلی مطابقت سے معلوم ہوا تہا کہ وہ متباین
ہین اوپر مطابقت تمام وارثون کے ساتہ اونکے علیحدہ حصون کے اسطرح سے
اگر چار کو ضرب دو تین مین تو بارہ ہوتے ہین اور تین کو ضرب دو چار مین تو بارہ ہوئی ہین
جو متداخل ہین قاعدہ یہ ہے کہ بڑا عدد ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم
کے اسطرحسے اگر بارہ کو ضرب دو بارہ مین تو ۱۴۴ ہوتے جنمین سے بیٹیان لیوین
چہارم یعنی ۳۶ یا ۹ فی اسم دادیان چہٹا حصہ یعنی ۲۴ یا ۸ فی اسم اور چچا باقی کے ۸۴ یعنی
سات فی اسم + ۸۰ چہٹا قاعدہ یہ ہے جبکہ اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثون کی
دریافت ہو کہ ایک یا زیادہ قسم کے وارث نہین پا سکتے اپنا حصہ پورا اور بعضی قسم کے

پانچوان قاعدہ ۱۲

وارث متوافق ہین ایک دوسرے سے مثلاً چار بیٹیان ۸ ابیٹیان اور ۱۵ دادیان اور چھہ
چچا ہووین تو اس صورت مین بموجب قاعدہ ۲۶ کے اول تقسیم ۲۴ سے ہوگی اول
مطابقت کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصون کے
اسطرح جسے کہ حصہ چار بیٹیونکا ہے اٹھوان لکن آٹھہ ۲۴ کا تین ہین اور اگر تین کو مطابق کرین
عدد بیٹیون کے سے تو متباین ہوتے ہین اور حصہ ۸ ابیٹیونکا ہے دو ثلث لکن دو
ثلث ۲۴ کے ۱۶ ہین اور ۱۶ کو مطابق کرو عدد ۸ ابیٹیون سے تو متوافق ہین اور تقسیم ہو سکتے
ہین دو سے حصہ ۱۵ دادیونکا ہے چھٹا لکن چھٹا حصہ ۲۴ کا ہے ۴ اور اگر ۴ کو مطابق کرو عدد
۱۵ سے دادیون کے تو متباین ہین باقی حصہ غیر مقرری جو ایک رہا پوہنچتا ہے چھہ چچاؤن کو
لکن ایک اور ۶ ہین متباین — اس صورت مین قاعدہ یہ ہے کہ قسمین تمام وارثون کی مطابق
کیجاوین اسمین ساتھ کل عدد وارثون کے جس صورت مین کہ پہلی مطابقت سے ظاہر ہو کہ
متباین ہین اور ساتھ وفق اپنی تقسیم کرنیوالے کے جس صورت مین ظاہر ہو کہ متوافق ہین اسطرح
جسے اگر ۴ کو ضرب دو ۲ سے تو ۸ ہوتے ہین ایک کم تو لازم ہے کہ ایک عدد ضرب دیا
جاوے ساتھ دوسرے کے اور جو ہاتھ لگے وہ مطابق کیا جاوے ساتھ تیسرے قسم کے
اسواسطے کہ پہلی مطابقت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قسم متباین سے ہے اسطرح جسے اگر
۱۵ کو ضرب دو دو سے تو ۳۰ ہوتے ہین ۶ کم اور ۶ برابر ہین ۱۵ کے ۹ کم اور ۶ برابر
ہین ۹ کے تین کم جو تقسیم ہو سکتے ہین تین سے تیسرا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے
درمیان کل دوسرے کے اب جو ہاتھ لگے وہ بہی مطابق کیا جاوے ساتھ چوتھی قسم کے
اسواسطے کہ مطابقت گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ متباین ہین اسطرح جسے اگر ۶ کو ضرب
دو ۳۰ مین تو ۱۸۰ ہوتے ہین جو متداخل ہین یعنے چھہ سے تقسیم ہو سکتے ہین اور
چھٹا حصہ ایک عدد کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے کے لکن چونکہ یہ ظاہر
ہے کہ مطابقت اب بہی وہی ہوگی تو ضرب دینے کی حاجت نہین اس صورت مین
یہ ضرب دیا جاوے درمیان عدد اصل تقسیم کے اسطرح سے اگر ۱۸۰ کو ضرب دو ۲۴ مین
تو ۴۳۲۰ ہوتے ہین جنمین چار بیٹیان لیوینگی اٹھوان حصہ یعنے ۵۴۰ یا ایک سو پینتیس

سے فی اسہم ۸ بیٹیان لیوین گے دو ثلث یعنے ۲۸۰ یا ۱۶۰ فی اسہم دادیان لیوین کی جھٹا حصہ
یعنے ۴۸ یا ۴۰ فی اسہم اور چچا باقی کے ۸۰ یا تیس فی اسہم ۸۱ ساتوان یعنے آخر یہ ہے کہ جب
اوپر مطابقت مختلف قسم کے وارثون کے یہ دریافت ہو کہ تمام قسم کے وارث متباین ہین اور
آپس مین مطابق نہین ہین مثلاً درصورت دو بیٹیون چھہ دادیون دس بیٹیون اور سات
چچاؤن کے اس موقع پر بموجب قاعدہ ۱۶ کے اول ۴۲ سے ہونی چاہیے اول مطابقت
کیجاوے درمیان تمام قسم کے وارثون اور اونکے علیحدہ علیحدہ حصون کے اسطرح سے
حصہ دو بیٹیونکا ہے آٹھوان لیکن آٹھوان ۴۲ کا تین ہین اور اگر تین کو مطابقت کرو ساتھ
عدد بیٹیون کے تو متباین ہین ۔ حصہ ۶ دادیونکا ہے چھٹا لکن چھٹا حصہ ۴۲ کا ہے چہارم
اور چار کو مطابق کرو ساتھ عدد دادیون کے تو متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے
ہین حصہ ۱۰ بیٹیونکا ہے دو ثلث اور دو ثلث ۴۲ کے ۱۶ ہین اور اگر ۱۶ کو مطابق کرو ساتھ
عدد بیٹیون کے تو یہ بھی متوافق ہین یعنے دو سے تقسیم ہو سکتے ہین اور باقی کا حصہ جو
ایک ہے وہ پہونچتا ہے سات چچاؤن کو لکن ایک اور سات متباین ہین اسصورت مین
قاعدہ یہ ہے کہ خود قسمین وارثون کی مطابق کیجاوین کل سے جسصورت مین پہلی مطابقت
سے ظاہر ہو کہ وہ متباین ہین اور نصف سے یا تقسیم کرنیوالے عدد سے جس صورت
مین ظاہر ہو کہ متوافق ہین بموجب اس قاعدہ کے کل اول قسم کے وارثونکا مطابق
کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے اسطرح سے ۲ برابر ہین تین کے ایک کم یہ چونکہ
متباین ہین تو ضرب دیتے جاوین ساتھ ایک دوسرے کے ۔ بعد اسکے جو اس ضرب سے
حاصل ہوا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے پہلی مطابقت بھی تقسیم ہو سکتی
تھی دو سے اسطرح سے پانچ برابر ہین چھہ کے ایک کم یہ چونکہ متباین ہین تو ضرب دیے
جاوین درمیان ایک دوسرے کے اسطرح سے اگر ۷ کو ضرب دو ۶ سے تو ۴۲ ہوتے
ہین دو کم اور دو کو ضرب دو تین سے تو ۶ ہوتے ہین ایک کم چونکہ یہ متباین ہین تو ضرب
دیتے جاوین درمیان ایک دوسرے کے اسطرح سے اگر ۴۲ کو ضرب دو ۵ سے
سے تو برابر ہین ۲۱۰ کے اور اسصورت مین قاعدہ یہ ہے کہ ۲۱۰ ضرب دیتے جاوین

درمیان اصل تقسیم کے اسطرحسے اگر ۲۱ کو ضرب دو ۲۴ سے تو ۵۰۴ ہوتے ہین جنمین سے بیبیان
لیوینگی آٹھوان حصہ یعنی ۶۳ یا ۱۵ ۳/۴ فی اسم اور دادیان لیوینگی چھٹا حصہ یعنی ۸۴ یا ۴۲ فی اسم
بیٹیان لیوینگی دو ثلث یعنی ۳۳۶ یا ۳۳ ۳/۵ فی اسم اور چچا لیوینگے باقی ۲۱ یا ۳ فی اسم
۴۲ جس صورتمین کہ کل عدد حصونکا جسمین مال تقسیم کرنا چاہئیے دریافت ہوجاوے تو طریق تحقیق
کرنے عدد حصونکا جسکے ہر ایک قسم کے وارث مستحق ہین یہ ہے کہ ضرب دیے جاوین حصے
جوکہ اول اونکو دیے گئے تھے اوسی عدد مین جس سے کل عدد حصون کا ضرب دیا گیا واسطے
آسانی کے بطریق مثال کے ایک مقدمہ مفصل الذیل لکھا جاتا ہے ـ ایک بیوہ آٹھ
بیٹیان اور چار چچا ہین حصے دو اول قسم کے وارثون کے آٹھوان اور دو ثلث ہین مال
کے بموجب قاعدہ ۲۶ کے اول تقسیم کیا جاوے ۲۴ حصون مین جنمین سے بیوہ مستحق ہے
تین کی اور بیٹیان ۱۶ کی اور ۵ باقی رہے تقسیم ہونے کو درمیان چچاؤن کے لیکن یہ نہین تقسیم
ہوسکتی پوری اس موقع پر نسبت درمیان حصون اور ایسے وارثون کے جو نہین پا سکتے اپنا
حصہ پورا تحقیق کیجاوے پس چار برابر ہین ۵ کے ایک کم جو متباین ہین تو قاعدہ یہ ہے کہ
ضرب دیجاوے عدد اصل تقسیم کو بیچ کل عدد ایسے وارثون کے ـ اسطرح سے اگر ۲۴ کو
ضرب دو تو ۹۶ ہوتے ہین اس موقع پر واسطے دریافت کرنے حصون ہر ایک قسم وارثونکو
ضرب دیجاوے اصل حصہ کو جسکا ہر ایک مستحق تھا بیچ اس عدد کے جس سے کل تمام
اصل حصونکا ضرب دیا گیا تھا ـ اسطرحسے اگر تین کو ضرب دو ۴ سے تو ۱۲ ہوتے ہین جو
حصہ بیوہ کا ہے اور ۱۶ کو ضرب دو چار سے تو ۶۴ ہوتے ہین جو حصہ بیٹیونکا ہے اور پانچ کو
ضرب دو چار سے تو ۲۰ ہون جو چچاؤنکا ہے ۴۳ بنظر دریافت کرنے حصہ ہر ایک شخص
کے بیچ تمام قسم کے وارثون کے دریافت کیا جاوے کہ کتنی دفعہ عدد شخصونکا ہر ایک قسم کے
وارثون کے ضرب دیا جاسکتا ہے درمیان عدد حصون کے جوکہ آخر کو دیا گیا ہر قسم کے وارثونکو
اسطرحسے اگر ۸ کو ضرب دو ۸ مین تو ۶۴ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو چار سے تو ۲۰ ہوتے
ہین اسطرحسے اسصورتمین ۸ ہوگا حصہ ہر ایک بیٹی کا اور چار ہر ایک چچا کا جو مجموعہ ۱۲ کے
جو حصہ تھا انکا عدد مطلوبہ یعنے ۹۶ ہوتے ہین ـ یعنے جب ارادہ کرے تو حصہ معلوم

۴۳ قاعدہ دربارہ تحقیق حصونکے ہر ایک مختلف قسم کے وارث ۱۲

کرنا ہر ایک شخص کا ہر فریق سے وارثون کی تصحیح مین سے پس بانٹ تو حصہ ہر فریق کا
اصل مسئلہ سے اوپر عدد اوس فریق کے پھر ضرب کر تو خارج قسمت کو بیچ اوس عدد کے
کہ ضرب کیا تھا اصل مسئلہ مین واسطے تصحیح کے پس حاصل ضرب کا حصہ ہر ہر شخص کا ہے
اوس فریق سے مثلاً چھٹے قاعدہ مین حصہ چار بیٹیون کا ۳ ہین اور اگر تین کو تقسیم کرین چار پر
تو پونا پونا آتا ہے اس پونے کو اگر ضرب کرین ۸۰ مین جو ضرب کیا گیا تھا اصل مسئلہ مین
تو ۶۰ ہوتے ہین یہ حصہ ہر بی بی کا ہے اسی پر قیاس کر باقی اشخاص کا + +

فصل چھٹی درباب حجب کے

۸۳ حجب یعنی مانع ہونا ورثہ کا ہے یا تو بالکل مانع آنے سے یہ مراد ہے کہ ورثہ بالکل جاتا ہے
اور تھوڑی مانع سے یہ مراد ہے کہ حصہ ترکہ سے کم ہوجاتا ہے جسکا وارثہ دار مستحق ہوتا ہے
یا بالکل اخراج عملمین آتا ہے بسبب ذاتی قصورات کے جنکا قاعدہ چھٹے مین ذکر ہے یا
بسبب درمیان مین آجانے ایک وارث کے کہ جسکے ہونے سے ایک دعویدار مستحق ہونا
پانے ورثہ کا لیکن بسبب اوسکے درمیان مین آجانے کے وہ حق ورثہ کا نہین رکھتا ۸۵ وہ شخص
جو بالکل خارج ہوتے ہین بسبب قصور ذاتی کے خارج نہین کرسکتے اور وارثونکو خواہ بالکل خواہ
تھوڑا سا لکن وہ خارج ہوتے ہین بسبب درمیان مین آنے وارث کے تو بعضی اوقات تھوڑا سا خارج
کرتے ہین اورونکو ۸۶ مثلاً ایک شخص مر جاوے اور اوسکے باپ ماں دو بہنین کافر ہووین اس
موقع پر ماں تیسرا حصہ لیویگی باوجود ہونے دو کافر بہنون کے جو خارج کی گئی ہین بسبب ذاتی قصور کے
لیکن اگر وہ کافر نہوتین تو ماں مستحق ہوتی چھٹے حصہ کی اگرچہ بہنین جو کہ ایک حصہ سے خارج کرتی ہین
ماں کو خود بالکل خارج کی گئی ہین بسبب درمیان مین آنے باپ کے + ۸۷ اگر کوئی ایک وارث اپنے ترکہ کا
چھوڑ دے اپنا حصہ ترکے کا کسی سبب سے تو بھی لازم ہے کہ وہ شامل رہے تقسیم مین مثلاً
درصورت ہونے ایک شوہر ایک ماں ایک چچا کے حصہ مین نصف اور ایک ثلث اس
موقع پر بموجب قاعدہ ۷۹ کے مال تقسیم کیا جاوے چھ حصون مین جنمین سے شوہر مستحق
ہے تین حصون کا دو حصونکی اور چچا بطریق حصہ غیر مقرری کی باقی ایک حصہ کا فرض کرو کہ مال چھ
لاکھ روپیہ کا ہے اور شوہر مانع ہو واسطے لینے دو حصون کے تو تقسیم کیا جاوے اسطرح

کہ گویا وہ حصہ دار تہا اور باقی کے چار لاکہہ مین سے اُنکو بہی تہے مین دو اور اگر شوہر حصہ دار نہوتا تو ماںکو صرف تیسرا حصہ چار لاکہہ کا ملتا بجاے ایک ثلث چہہ لاکہہ کے بطریق اوسکے حصہ غیر مقرری کے باقی کا چچاکو پہونچتا ہے بطریق حصہ غیر مقرری کے +

فصل ساتوین عول یعنے زیادتی کے

۸۸ تعریف زیادتی کی ۱۲

۸۸ زیادتی اس صورتمین ہوتی ہے کہ جب چند ایک حصہ دار ہون جنمین کا ہر ایک مستحق ہے مقرری حصہ کا اور یہ بات دریافت ہو بروقت تقسیم حصون کے جتنے حصون مین مال کا تقسیم کرنا ضرور ہو کہ تمام حصہ دار اپنا پورا حصہ نہین پا سکتے + ۸۹ یہ بات وقوع مین آتی ہے تین صورتون مین یعنے یا تو مال تقسیم کیا جاوے چہہ حصونمین یا ۱۲ مین یا ۲۴ مین دیکہو قاعدہ ۶۸ ـــ ۹۰ ایک مثال کفایت کریگی + ۹۰ ایک عورت چہوڑے ایک شوہر اور ایک دختر اور ماں باپ اس مقدمہ میں تقسیم کرنی چاہیے ۱۲ سے جنمین سے جبکہ شوہر نے اپنا چوتھائی حصہ یعنی ۳ لے لیے ہین اور ماں باپ نے اپنی دو مین سے یعنی ۴ لیے تو صرف ۵ پانچ حصہ رہتے ہین بجاے چہہ حصے واسطے بیٹی کے یعنی نصف جسکے بموجب آئین کے وہ مستحق تہی اسصورتمین عدد ۱۲ کو جسمین تقسیم کرنا مال کا مناسب تہا زیادہ کیا جاوے ۱۳ تک تاکہ دختر کو چہہ حصے مال کے ملجاوین

۸۹ جس صورتمین زیادتی عمل مین آتی ہے

۹۰ مثال ۱۲

فصل آٹہوین رد یعنی واپسی کے

۹۱ تعریف واپسی کی ۱۲

۹۱ واپسی اوس صورتمین ہوتی ہے کہ حصہ دار غیر مقرری نہوین تو بجیب بعد تقسیم حصو نکے دیجاتی ہے حصہ دار و نکو اور مسئلہ یہ ہے + ۹۲ یہ چار صورتون مین ہوتا ہے اول جب صورت مین کہ صرف ایک قسم کے وارث ہون اور نہون اونکے ساتہ وہ جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت نہونے دو بیٹیون یا دو بہنون کے بجہت تقسیم کیجاوے اتنے حصونمین جتنے حصہ دار ہون اور تقسیم کیجاوے اونمین برابر + ۹۳ دوم جب صورتمین دو یا زیادہ قسم کے وارث ہون اور نہون ساتہ اونکے جو مستحق نہین ہین دعوی واپسی کے مثلا در صورت ہونے ایک ماں اور دو بیٹیون کے ماں کا چہٹا حصہ ہے اور بیٹیونکا دو ثلث لازم ہے کہ تقسیم کیا جاوے اتنے حصونمین کہ مطابق ہون ساتہ حصون ترکہ کے اور بقیہ کے پانچ حصہ کیے جاوین [illegible] پہونچتا ہے ایک اور بیٹیونکو ۴ + ۹۴ سوم جب صورتمین ایک

۹۲ کس صورت مین واپسی ہوتی ہے اول مثال ۱۲

۹۳ دوسری مثال ۱۲

۹۴ مثال سوم ۱۲

قسم کے حصہ دار ہون و تعلق رکھتے ہون ساتھ اونکے جو مستحق نہین ہین رد کے واپسی مثلاً درصورت
ہونے تین بیٹیون اور ایک شوہر کے اسصورتمین کل مال تقسیم کیا جاویگا کم سے کم عدد مین جسمین وہ
وہ ہوسکے اور دین اوس شخص کو اوسکا حصہ جو خارج کیا گیا ہی واپسی حصہ سے اسصورتمین وہ عدد
چار ہین شوہر لیگا ایک بطریق حصہ مقرری کے باقی کے تین حصہ مقرری طور پر بیٹیون کو ملینگے
اور واپسی کے لیکن اگر وہ اسطرح تقسیم نہو سکے پورا مثلاً درصورت ہونے ایک شوہر چھ بیٹیون کے
تین نہین تقسیم ہوسکتے درمیان ۶ کے تو لازم ہے کہ نسبت کیجاوے درمیان حصہ اور حصہ وارونکے
اسطرحسے کہ اگر ۳ کو ضرب دو ۲ سے ۶ ہوتے ہین اور چونکہ یہ ۶ نہین سے تقسیم ہوسکتے ہین تو قاعدہ
یہ ہے کہ عدد چار جسمین ارادہ تہا تقسیم مال کا ضرب دیا جاوے دو مین جو تقسیم کرسکتا ہے یعنی تیسرا
اسطرحسے اگر چار کو ضرب دو ۲ سے تو ۸ ہوتے ہین جسمین شوہر لیگا ۲ بیٹیان ۶ یا ایک ایک فی سہم
اور اگر مطابقت سے معلوم ہو کہ متباین ہین مثلاً درصورت ایک شوہر اور پانچ بیٹیون کے عدد ۴ جسمین تقسیم
مال کا ارادہ تہا لازم ہی ضرب دیا جاوی ۵ یعنی کل عدد اون شخصون کے ہین جو مستحق واپسی کے ہین اسطرحسے
اگر ۴ کو ضرب دو ۵ ہین تو بیس ہوتے ہین جنمین سے شوہر لیگا ۵ اور بیٹیان ۱۵ یا تین تین فی اسم
۹۵ چوتہا یہ ہے کہ جس صورتمین ۲ یا کہ زیادہ قسم کے حصہ دار ہون اور ساتھ اونکے وہ ہون جو مستحق نہین
واپسی کے مثلاً درصورت ہونی ایک بیوہ چار دادیون اور چھ بہنون کے جو صرف ایک ماں سے ہون اسصورتمین
تمام مال تقسیم کیا جاویگا کم سے کم حصونمین جو ہوسکین مخرج حصہ اوسکے سے کہ واپسی کا مستحق نہین ہی جیسی بیوہ کا
حصہ ہے چوتہائی تو ۴ سے تقسیم کرین بعد اسکے کہ بیوہ نے لے لیا ہی اپنا حصہ یعنی ایک تو ۳ باقی رہی واسطے تقسیم کے
درمیان دادیون اور سوتیلی بہنون کی لیکن حصہ دادیونکا ہی چھٹا سوتیلی بہنون کا ہی تیسرا اور بنظر دینے انکو انکے
حصہ کے باقی کو تقسیم کرنا چاہیے ۶ مین لیکن تیسرا اور چھٹا حصہ ۶ کا تین ہوتے ہین جو مطابق ہی ساتھ اوس عدد کے
جو تقسیم کرنا چاہیے درمیان اونکے جنمین سے سوتیلی بہنین لیوین گی ۲ اور دادیان ایک — اگر ایک ہی دادی
ہوتی اور صرف دو سوتیلی بہنین تو کچھ ضرورت نہوتی کسی اور تقسیم کی کیونکہ دادی نے لیا ہوتا تیسرا حصہ
اور بہنون نے دو ثلث — لیکن یہ ظاہر ہی کہ ۳ وہ حصہ تقسیم نہین ہوسکتے درمیان ۶ سوتیلی بہنون کے
نہ ایک حصہ تقسیم ہوسکتا ہی درمیان ۴ دادیون کے پورا — بنظر دریافت کرنے اسبات کے کہ کس عدد
مین باقی کو تقسیم کرنا چاہیے تو لازم ہے کہ رجوع کیجاوے طرف قاعدہ ساتوین تقسیم کے نسبت درمیان

۹۵
جزئی مثال
۱۲

حصوں اور حصہ دارونکی لازم ہو کہ علیحدہ علیحدہ اول تحقیق کیجاوے اسطرحسے کہ اگر ۲ کو ضرب دیا تین سے تو
چھہ ہوتے ہین جو متوافق ہین یعنی ۲ سے تقسیم ہوتے ہین اور ایک کو ضرب دو تین سے تو ۴ ہوتے ہین ایک کم
جو متباین ہین کل تمام ایک قسم کے حصہ دارونکا مطابق کیا جاوے ساتھ نصف دوسری قسم کے
حصہ دارونکے اسطرحسے ۳ بیرا بیٹیان ۴ کہ ایک کم بھی متباین ہین لازم ہی کہ ایک ان عدد ونکا
ضرب دیا جاوے ساتھ دوسرے کو اسطرحسے کہ تین کو ضرب دو ۴ سے تو ۱۲ ہوتی ہین اور یہ عدد ضرب دیا
جاوین اصل عدد مین تقسیم کے یعنی ۴ مین اسطرحسے اگر چار کو ضرب دو ۱۲ سے تو ۴۸ ہوتے ہین
جنمین سے دادیان بیوہ کی ۱۲ یا ۳ ہر ایک فی اسم کیونکہ ۱۲ ... ۴۸ سے بھی نسبت کرتے
ہین جو ایک کتا ہی ۴ سے اور سوتیلی بہنین ایک ین کی ۲۴ یا ۴ فی اسم کیونکہ ۲۴ کو وہی نسبت
۴۸ سے جو ۲ کو ہی ۴ سے اور بیوہ کو باقی ۱۲ حصے [illegible] مختلف ہوتا ہے اگر حصہ اون شخصوں کو
جو مستحق ہین والیسی کے مطابق نہوں ساتھ عدد کے جو بیچا ہی واسطے اونکے [illegible]
حصہ اوس شخص کی جو مستحق نہین ہے والیسی کا مثلاً درصورت ہونے ایک بیوہ نو بیٹیون کے
اور ۶ دادیون کے اس موقع پر تقسیم کیا جاوے اول ۸ حصوں مین کیونکہ یہ کم سے کم عدد [illegible]
وہ تقسیم ہوسکتا ہے اور مخرج ہے بیوہ کے حصہ کا بعد اسکے کہ بیوہ نے اپنا حصہ لیا ہے
تو ۷ تقسیم ہونے چاہتے مین درمیان بیٹیون اور دادیون کے لیکن حصہ دادیونکا چھٹا ہے
اور بیٹیون کے دو ثلث اور اس موقع پر واسطے دینے انکے حصونکو مال تقسیم کیا جاوے
درمیان ٹکڑون کے لیکن چھٹا حصہ اور دو ثلث اس عدد کے ہوتے ہین جو مطابق نہیں
ہین ساتھ اوس عدد کے جو کہ تقسیم کرنا چاہیے درمیان انکے اسصورت مین قاعدہ یہ ہی کہ عدد
حصہ اونکا جو کہ مستحق ہین والیسی کے ضرب دیا جاوے ساتھ اس عدد کے جسمین پہلے تقسیم
کرنا ضرور تھا اسطرحسے کہ ۸ کو ضرب دو پانچ مین تو چالیس ہوتے ہین جنمین بیوہ کو ۵ پہونچتے
ہین بیٹیونکو ۲۹ دادیونکو ۶ لیکن یہ ظاہر ہے کہ ۲۹ نہین تقسیم ہوسکتے ہین درمیان ۹
بیٹیون کے اور نہ ۶ تقسیم ہوسکتے ہین درمیان ۶ دادیونکے پورے واسطے حاصل کرنے
اوس عدد کے جس سے باقی تقسیم کیا جاوے [illegible] جیسے قاعدہ تقسیم کا انکے درمیان
حصوں اور حصہ دارون کی لازم ہے کہ اول علیحدہ علیحدہ تحقیق کیا جاوے اسطرحسے اگر ۹ کو ضرب

دو تین سے تو ۶ ہوتے ہیں ایک کم اور ۶ برابر ہیں ۷ کے ایک کم یہ دونو جو کہ متباین ہیں ا
تو کل ایک قسم کے حصہ دارونکا مطابق کیا جاویگا ساتھ کل دوسرے قسم کے اسطرح سے
۶ برابر ہیں ۹ کے ۳ کم جو متوافق ہیں کیونکہ ۳ سے تقسیم ہو سکتے ہیں تو قاعدہ یہ ہے کہ تیسرا
حصہ ایک عدد دونین کا ضرب دیا جاوے درمیان کل دوسرے کے اسطرح سے اگر ۳ کو
دو ۱۶ سے تو ۴۸ ہوتے ہیں اور یہ جب ہاتھ لگے تو اوسکو ضرب دینا چاہیے درمیان ۱۴ کے
اسطرح سے اگر چالیس کو ضرب دو ۱۸ سے تو ۷۲۰ ہوتے ہیں جنمین سے بیٹون کو ملین گے ۵۶۰
یعنی ۵۶ فی اسم کیونکہ ۵۶۰ وہی اندازہ رکھتے ہیں ساتھ ۷۲۰ کی جو ۲۸ رکھتے ہیں ۳۶ سے اور بیوی
ملین گے ۱۲۶ یعنی ۴۲ فی اسم کیونکہ ۱۲۶ وہی اندازہ رکھتے ہیں ساتھ ۷۲۰ کے جو ۷ رکھتے ہیں
۴۰ سے اور بیوہ کو ملینگی باقی کو ۹۰ ÷

فصل نوین در باب مناسخہ یعنی نقل و تحویل ورثہ کے

۹۶ جسصورت میں ایک شخص مرے اور چھوڑے وارثونکو بعضی جنمین کے مرجاوین پیشتر از تقسیم مال کے تو زندہ وارثونکو ملتا ہے فائدہ ورثہ کا اور اسصورتمین قاعدہ یہ ہے کہ مال پہلے شخص متوفی کا تقسیم کیا جاوے درمیان اون وارثونکے جو زندہ تھے بروقت اوسکی موت کے اور یہ فرض کیا جاوے کہ لیا اپنا اپنا حصہ جب ہوسکے اوسنے ۹۷ یہی قاعدہ عمل میں آتا ہے بلحاظ مال دوسرے شخص متوفی کے فقط اتنا فرق ہے کہ اندازہ تحقیق کیا جاوے درمیان عدد حصوں کے جنکا دوسرا شخص متوفی تھا بروقت اول تقسیم کے اور درمیان عدد کے جسمین تقسیم کرنا چاہیے اسکے مال کو واسطے تقسیم کرنیکے تمام وارثونمیں

۹۸ اگر اندازہ متباین ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ کل اور علیحدہ علیحدہ حصے پہلی تقسیم کے ضرب کیے جاوین ساتھ کل عدد اون حصونکے جنمین تقسیم کرنا مال کا ضرور ہے پچھلی تقسیم میں اور ہر ایک حصہ بیچ پچھلی تقسیم کے لازم ہے کہ ضرب دیا جاوے ساتھ عدد حصوں کے جنکا شخص متوفی مستحق پہلی تقسیم میں تھا ۔ ۹۹ اگر نسبت ہو متداخل یا متوافق تو قاعدہ یہ ہے کہ کل اور ہر ایک حصے پہلی تقسیم کے ضرب دیے جاوین ساتھ اصل عدد حصوں کے جنمین تقسیم مال پچھلی تقسیم میں ضرور ہو اور علیحدہ حصے بیچ پچھلی تقسیم کے لازم ہے کہ ضرب دیے جاوین ساتھ عدد اول کے جسکا شخص متوفی مستحق تھا پہلی تقسیم میں ۔ ۱۰۰ مثلاً ایک آدمی مرے اور چھوڑے ایک جورو مسمات زینب اور مسمیان

عمر اور زید دو بیٹے اور دو بیٹیان مسمات وزیرن اور خیرن جنمین سے زینب اور وزیرن مر جاوے
بیشتر از تقسیم کے اور اول یعنی زینب تو ما چھوڑ ہے یعنے سوا اولاد کی اور دوسری شوہر یعنے وزیرن
علاوہ وارثون کے اول تقسیم مین مال تقسیم کیا جاوے ۸۴ حصون مین جنمین سے بیوہ لیگی ۱۲ اور بیٹے
۱۴ فی اسم بیٹیان ۷ فی اسم — بروقت فوت بیوہ کی جو ما چھوڑ گئی ہے اور چار لڑکے اور لڑکیان جنکا
ذکر اوپر ہے اوسکا مال ۳۲ ٹکڑون مین تقسیم کیا جاوے جنمین سے نامستحق ہے چنٹے حصے کی اور ہر ایک
بیٹا دس کا اور ہر ایک بیٹی پانچ کی لکن چونکہ یہ مقدمہ نقل ورثہ کا ہے تو ضرور ہے دریافت کرنا اندازہ تعداد
حصونکا جنکے وہ مستحق تھے پہلی تقسیم مین اور درمیان اوس عدد کے جسمین تقسیم کرنا مال کا ضرور ہے
اسطرح جیسے اگر ۶ کو ضرب دو ۶ مین تو ۶۳ ہوتے ہین جو متوافق ہین یعنی ۶ سے تقسیم ہو سکتی ہین
تو قاعدہ یہ ہے کہ کل اور علیحدہ حصے پہلی تقسیم کے ضرب دیے جاوین ۶ سے یا اوس پیمانہ عدد حصون کے سے
جسمین ضرور تھا تقسیم کرنا مال کا دوسری تقسیم مین اسطرح جیسے اگر ۸۴ کو ضرب دو ۶ سے تو ۶۸۸ ہوتے
ہین اور ۱۴ کو ضرب دو ۶ سے تو ۸۴ ہوتی ہین اور ۷ کو ضرب دو ۶ سے تو ۴۲ ہوتی ہین لیکن چونکہ پیمانہ اوس
عدد کا جسکا ستوفی مستحق تھا پہلی تقسیم مین صرف ایک ہی تو کچھ احتیاج نہین ہے ضرب دینے کی اوسکے
حصون کو دوسری تقسیم مین اور بروقت فوت ہونے ایک کے بیٹیون مین سے جو دو بھائی چھوڑ گئی ہے اور
ایک بہن اور ایک شوہر تو اوسکا مال اول تقسیم کیا جاوے دس حصون مین جنمین سے شوہر مستحق
ہے ۵ حصونکا اوسکے بھائی دو حصونکے فی اسم اور اوسکی بہن ایک کی لکن چونکہ یہ مقدمہ نقل وتحویل
ترکہ کا ہے تو ضرور ہے تحقیق کرنا اندازہ کا درمیان عدد حصونکے جنکے وہ مستحق تھے پہلی تقسیم مین اور درمیان
اوس عدد کے جسمین ضرور ہے تقسیم کرنا اوسکے مال کا — لیکن اوسنے حاصل کیا ۴۷ حصے سابق
کی تقسیمون سے پانچ دوسری تقسیم سے ۴۲ پہلی سے — اسطرح جیسے اگر ۱۰ کو ضرب دو ۴ سے تو ۴۷ ہوتے
ہین ۷ کم اور ۷ برابر ہین دس کے ۳ کم اور ۳ برابر ۷ کی ۴ کم اور ۳ برابر ہین ۱۴ کی ایک کم جو تبدیل ہوتے
ہین تو قاعدہ یہ ہے کہ کل اور علیحدہ حصے سابق کی تقسیمون کی ضرب دئیے جاوین ۱۰ یا کل عدد حصون
سے جنمین تقسیم کرنا ضرور ہوا تھا تیسری تقسیم مین — اگر ۲۸۸ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۲۸۸۰ ہوتی ہین
اور ۸۴ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۸۴۰ ہوتی ہین اور ۴۲ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۴۲۰ ہوتی ہین اور ۶ کو ضرب دو
۱۰ سے تو ۶۰ ہوتے ہین اور ۱ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۱۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۱۰ سے تو ۵۰ ہوتے ہین

اس صورت مین حصے تیسری تقسیم مین ضرب دیے جاوین اوس عدد حصون کیسے جنکی مین متوفی مستحق تہی سابق کی تقسیمون مین اسواسطے اگر ۵ کو ضرب دو ۷۰۴ سے تو ۳۵۲۰ ہوسکتے ہین اور ۲ کو ضرب دو ۷۰۴ سے تو ۱۴۰۸ ہوتے ہین اور اگر ایک کو ضرب دو ۷۰۴ سے تو ۷۰۴ ہوتے ہین اسی سبب سے ۲۸۸۰ حصون مین سے عمر بیٹا لیویگا ۸۴ معہ ایک تہائی اور ۹۶ کے یعنی ۴۳۰ ازید پاویگا ۸۴ معہ ایک تہائی اور ۹۶ یعنی ۴۳۰ اور بیٹی خیرن لیویگی ۴۲۰ معہ پچاس ۷۴ کے یعنے ۱۷۵ اور ماں زینب کی ۶۰ اور شوہر وزیرن کا ۲۳۵ +

فصل دسوین دربارہ مفقود الخبر یعنی گم ہوئے لوگون کی اور ایسے لوگون کے جو پیٹ مین ہون +

۱۰۱ مال ایسے شخص کا جو کہین گم ہوگیا ہو رکہا رہتا ہے ۹۰ سال تک اوسکی باب مین اس عرصہ مین کچھ زیادتی نہین ہوسکتی بسبب درمیان واقع ہونے موت اورون کے اور کوئی شخص جو اس عرصہ مین مرجاوے وارث ہوسکتا ہے اوسکا + ۱۰۲ جو مفقود الخبر اورونکی شراکت مین وارث تو مال تقسیم کیا جاوے جہانتک اونکا حق ہر دہ لیونگے تمام صورتون مین وہ شخص زندہ ہو یا مردہ + مثلاً ایک شخص مرجاوے اور اوسکی دو بیٹیان ایک بیٹا مفقود ہو اور دو اوسکا ایک بیٹا ایک بیٹی ہو اس صورت مین بیٹیان پاونگی نصف مال فوراً کیونکہ دونون صورتون مین انکا حصہ ہے لیکن پوتے اور پوتیونکو کچھ نہین ملیگا کیونکہ وہ خارج ہین ترکہ سے بگمان اسکے کہ انکا باپ زندہ ہے + ۱۰۳ جبکہ ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہو اور بیٹے ہوین تو حصہ ایک بیٹے کا رکہا جاوے اس لحاظ سے کہ شاید بیٹا پیدا ہو + ۱۰۴ جس صورت مین ایک شخص مرجاوے اور اوسکا قبیلہ حاملہ ہووے لیکن اوسکے کوئی بیٹا نہوا اور ایسے رشتہ دار ہون جو وارث ہوتے درصورت نہونے اولاد شخص متوفی کے یعنی بہائی یا بہن ہون تو مال فوراً تقسیم نہین کیا جاتا + ۱۰۵ لیکن اگر وہ اور رشتہ دار ہو جو تمام صورتون مین وارث ہوتے ہین کسی حصہ کے مثلاً درصورت ہونے ماں کی مال تقسیم کیا جاویگا اور ماں لیویگی چہٹا حصہ جسکی وہ ضرورۃ مستحق ہے اور بعد اگر لڑکا زندہ پیدا ہوگا تو اوسکا حصہ ثلث ہو جاویگا +

فصل گیارہوین درباب تقاقام جانی ستایل بہت لوگون کے

مفقود الخبر ۱۰۱

مفقود الخبر

۱۰۶ جبصورتمین دو یا زیادہ شخص کسی اتفاق سے قریب ایک وقت کے مرجاوین تو موجب ایک اہ
کے فرض کیا جاویگا کہ جو دیر تک جیا لیکن بموجب درست قاعدہ مستمرہ کے یہ فرض کیا جاویگا
کہ موت سبکی شامل تھی اور مال جو کہ چھوڑ گیا ہے وہ تقسیم کیا جاویگا نزدیک وارثون اسطور پر کہ گویا
درمیان کے وارث جو مرگئے ایک ہی وقت ساتھ اصل مالک کے پیدا نہیں ہوئے تھے

فصل بارھوین درباب تقسیم مال متوفی کے

۱۰۷ جو سابق مین بیان کیا گیا ہے تعلق رکھتا ہے تحقیق کرنے حصون سے جنکے تمام وارث مستحق
ہین جبکہ مناسب عدد حصونکا جسمین مال تقسیم ہونا چاہیے دریافت ہوگیا ہے یہ کم واقع ہوتا
کہ مال ٹھیک مطابق ہوتا ہے اسی عدد کے جنمین وہ کہ مال تقسیم کیا جاوے درمیان ۱۰ یا ۲۰ حصون کے تو یہ کم واقع ہوتا ہے
کہ مال متوفی کا قیمت دس یا پچاس روپیہ یا اشرفیون کا پورا ہووے واسطے دریافت کرنے مناسب
حصون مختلف قسم کے وارثون کے اور قرضدارون کے ایسے مقدمون مین قواعد مفصلہ ذیل
لکھے گئے ہین ۱۰۸ جبکہ عدد اون حصون کا دریافت ہوجاوے جنمین مال تقسیم کرنا چاہیے
اور عدد حصونکا جنکے ہر ایک قسم کے وارث مستحق ہین تو لازم ہے کہ پہلا عدد مقابلہ کیا جاوے
ساتھ عدد کل متوفی کے اگر یہ عدد متباین ہون ایک دوسرے سے تو قاعدہ یہ ہے کہ حصہ
ہر ایک قسم کے وارثونکا ضرب دیا جاوے درمیان عدد مال کے اور عدد جو ضرب دینے سے
حاصل ہو اوسکو تقسیم کیا جاوے عدد اون حصون کے جنمین مناسب تھا تقسیم کرنا مال کا مثلاً اگر ایک آدمی مر
اور اوسکے ایک بیوہ اور دو بیٹیان اور ایک چچا ہون اور مال پچیس روپیہ کا ہو اس صورتمین
مال اول تقسیم کیا جاوے درمیان ۲۴ حصون کے جنمین سے بیوہ مستحق ہے ۳ حصون کی اور بیٹیان
۱۶ کی اور چچا ۵ کا اس موقع پر بنظر دریافت کرنیکے کہ کتنی حصون مال مین مانندہ کے یہ وارث
مستحق ہین قاعدہ مرقومہ بالا عمل مین آوے اسطرح سے اگر ۳ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۷۵
ہوتے ہین اور ۱۶ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۴۰۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے
لیکن اگر ۷۵ کو تقسیم کرو ۲۴ سے تو ۳ $\frac{۳}{۲۴}$ ہوتے ہین اور ۴۰۰ کو تقسیم کرو ۲۴ سے تو ۱۶ $\frac{۱۶}{۲۴}$
ہوتی ہین اور ۱۲۵ کو تقسیم کرو ۲۴ سے تو ۵ $\frac{۵}{۲۴}$ ہوتے ہین ۱۰۹ اگر عدد متوافق ہون تو
قاعدہ یہ ہے کہ حصہ ہر ایک قسم کے حصہ دارونکا ضرب دیا جاوے درمیان اوس عدد کے

۱۰۷ درباب [illegible]

۱۰۸ قاعدہ درباب تقسیم [illegible]

۱۰۹ جبصورتمین عدد متوافق ہون

جو تقسیم کرنا ہے مال ترکہ کو اور جو اس ضرب سے ہاتھ لگے تو وہ تقسیم کیا جاوے اوس عدد سے جو تقسیم کرتا ہے حصون کی جنمین مناسب تہا تقسیم کرنا مال کا مثلاً ایک آدمی مر جاوے اور چھوڑے وہی وارث جنکا اوپر ذکر ہوا اور مال ہو پچاس روپیہ کا اسصورتمین چوبیس ۲۴ اور پچاس تقسیم ہو سکتے ہین دو سے تو مطابق بالنصف ہین اگر ۳ کو ضرب دو پچیس سے تو ۷۵ ہوتے ہین اور اگر ۲ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۵۰ ہوتے ہین اور ۵ کو ضرب دو ۲۵ سے تو ۱۲۵ ہوتے ہین لیکن اگر ۷۵ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۶ $\frac{3}{12}$ ہوتے ہین اور ۵۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۴ $\frac{2}{12}$ ہوتے ہین اور ۱۲۵ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۰ $\frac{5}{12}$ ہوتے ہین ۞ ۱۱۰ اگر دریافت کرنا ضرور ہے عدد حصون مال کا جسکا ہر ایک وارث مستحق ہو تو یہی قاعدہ لازم ہے کہ عمل مین لاوے مگر اتنا فرق ہے کہ عدد مال کے مطابق کیے جاوین سارے حصہ کے جو کہ اول دیا گیا تہا ہر ایک وارث کو ضرب اور تقسیم عمل مین لاوے بموجب مرقومہ بالا کے مثلاً بیچ مقدمہ مذکور کے اصل حصہ ہر ایک بیٹی کا تہا ۸ اور اگر ۸ کو ضرب دو پچیس سے تو ۲۰۰ ہوتے ہین اور ۲۰۰ کو تقسیم کرو ۱۲ سے تو ۱۶ $\frac{8}{12}$ ہوتے ہین ۞ ۱۱۱ بروقت تقسیم مال کے درمیان قرض خواہون کے قاعدہ یہ ہے کہ کل رقم اونکے قرضہ کی لازم ہے کہ ہووے عدد جسمین ضرورت ہو تقسیم کرنا مال اور روپیہ ہر ایک قرض خواہ کے دعوے کا لازم ہے کہ تصور کیا جاوے بطریق اوسکے حصہ کے مثلاً فرض کرو کہ ایک قرضا ایک قرض خواہ کا ۱۶ روپیہ ہے اور دوسرے کے پانچ روپیہ اور تیسرے کے ۳ اور قرضدار نے چھوڑا مال ۱۲ روپیہ کا بسبب عمل مین لانے طریق مندرجہ قاعدہ ۱۰۹ کے یہ معلوم ہوگا قرض خواہ جسکو ۱۶ روپیہ واجب تہے مستحق ہے ۸ روپیہ کا اور قرض خواہ پانچ روپیہ کا مستحق ہے ۲ روپیہ ۸ آنہ اوپر اور قرض خواہ تین روپیہ کا مستحق ہے دو روپیہ دس آنہ کا ۞

فصل تیرہوین درباب تقسیم مال کے

۱۱۲ جس صورت مین دعوی کرین دو شخص تقسیم مال کا جو اونکو بطریق وراثت ملا ہو تو تقسیم عمل مین آوے اور اسیطرح سے جبکہ ایک وارث دعوے کرے تقسیم مال غیر منقولہ کا تو تقسیم کیجاوے بشرطیکہ اوسکی تقسیم کرنے سے فائدہ جو اوس سے مقصود ہو اوسمین نقصان نہ واقع ہووے

۱۱۳ لیکن جس صورتمین مال نہ علیحدہ ہو سکے بغیر نقصان کے اوسکے تمام اجزا مین تو

رضامندی تمام شامل وارثون کی ضرور ہے اور اس صورت مین بھی جبکہ مال مشتمل ہو مختلف قسمون مین + ۱۴ بروقت تقسیم مال کی بشرطیکہ روپیہ نہو تو لازم ہے کہ مال تقسیم کیا جاوے علیحدہ حصون نمبر۱ جو مطابق ہو حصون شامل وارثون کے سے ہر ایک حصہ پر لازم ہے کہ قیمت مقرر کیجاوے اور حصہ دلوایا جاوے اور عمل مین آوے بموجب قرعہ یعنی چٹھی ڈالنے کے + ۱۵ ایک دوسرا طریق تقسیم کا ہے بذریعہ شرکت مین یعنی پیداواری کی جس صورتمین کہ ہر ایک وارث حاصل کرتا ہے فائدہ مال کا باری باری سے لیکن طریق مذکورہ مین تقسیم نہین ہو سکتی ہے اور جب شریک چاہے علیحدہ گی اور دوسرا صرف علیحدہ گی آمدنی کی تو پہلا دعوی مستحق ہے ترجیح کا ایسی صورتمین جو ہو سکین ++ تمام ہوئے مسائل او پر طریقہ مذہب اہل سنت جماعت کی جنوری سنہ ۱۸۴۲ء

طریق تقسیم ۱۱
تقسیم پیداوار کی ۱۲

باب دوسرا بیچ بیان وراثت کے بموجب مذہب امامیہ کے

تین قسمین حق ورثہ کی ۲
بیان اونکا ۱۳

۱ بموجب مسئلہ اس فرقہ کے حق ورثہ کا واقع ہوتا ہے تین مختلف طرح سے ۲ بیان ورثہ واقع ہوتا ہے بسبب نسب کے دوسرے بسبب نکاح کے تیسرے بسبب ولا کے ۳ تین درجہ وارثونکے ہین جو ورثہ لیتے ہین بسبب قرابت کے اور جبتک کوئی ہووے اول درجہ کا وارثون مین سے گو عورت ہے ہو دوسرے درجہ مین سے کوئی ورثہ نہین پا سکتا اور جبتک دوسرے طبقہ سے کوئی ہو تو تیسرے درجہ مین سے ورثہ کسیکو نہین ملسکتا ۴ اول طبقہ مشتمل ہے صرف والدین مین اور لڑکون اور پوتون مین گو کتنے ہی اسفل رشتہ کے ہون جنمین قریب کے رشتہ کا خارج کرتا ہے دور کے رشتہ دار کو دونون والدین یا ایک لڑکی یا پوتی یا پوتے کی بیٹی لیکن ایک پوتا نہین وارث ہوتا شامل ساتھ ایک بیٹے کی اور نہ پوتے کا بیٹا ساتھ پوتے کے + ۵ یہ طبقہ تقسیم کیا گیا ہے دو قسمون پر اول محدود دوسرے نامحدود اول مین والدین جنکی جگہہ مین اونکے والدین وارث نہین ہو سکتے اور دوسرے یعنی غیر محدود مین اولاد جنکی جگہہ مین اونکی اولاد لا وارث ہین سے ہر ایک شخص ایک قسم کا خارج نہین کرتا کسی شخص دوسرے قسم کو اگرچہ اوسکا رشتہ متوفی کے ساتھ زیادہ قریب ہووے لیکن اشخاص ہر ایک کے خارج کرتے ہین ایک دوسرے کو باندازہ قرابت اونکے رشتہ کی + ۶ کوئی دعویدار مستحق نہین ہے ورثہ کا ساتھ اولاد کے لیکن والدین یا شوہر اور قبیلہ + ۷ اولاد بیٹون کی لیتی ہے حصہ بیٹون کا اور اولاد بیٹیون کی لیتی ہے حصہ بیٹیون کا گو کہ وہ کتنی ہی درجہ اسفل مین ہون +

حصص ۱۵

٨ دوسرا طبقہ مشتمل ہے دادا اور دادی مین اور بزرگون مین اور بھائی بہنون اور اونکی اولادین کو وہ کتنی ہی
تنزل مین ہون جنہین سے قریب کے رشتہ دار خارج کرتے ہین دور کے رشتہ دارونکو۔ پردادا نہین شامل
وارث ہوسکتا ساتھ دادا یا دادی کے اور بھتیجا نہین وارث ہوسکتا ساتھ بھائی یا بہن کے اور پوتا بھائی کا
نہین وارث ہوسکتا ساتھ بھتیجے یا بھانجے کے ۹ یہ طبقہ بھی دو قسمون مین منقسم ہے یعنی دادا اور
بزرگون مین اور بھائیون اور اونکی اولاد مین دونو یہ قسمین غیر محدود ہین اور اونکے وارث اعلیٰ اور
اسفل کیطرف غیر محدود ہوسکتے ہین ۔ ایک شخص ایک طبقہ کا نہین خارج کرتا ایک شخص دوسرے قسم کے
کو گو اوسکا رشتہ متوفی سے زیادہ قریب ہو لیکن اشخاص دونون قسمون کے آپس مین خارج کرتے ہین ایک
دوسرے کو موافق اندازہ اونکی قرابت کے ۱۰ تیسرا طبقہ مشتمل ہے چچا اور ماموں اور خالا اور اونکی اولاد
مین اور قریب کے رشتہ کا خارج کرتا ہے دور کے رشتہ دار کو بیٹا چچا کا نہین وارث ہوسکتا ساتھ چچا کی یا پھوپھی
کے اور بیٹا ماموں کا ساتھ ماموں یا خالہ کے ۱۱ یہ طبقہ غیر محدود ہے طرف بزرگون اور اولاد کے اور اونکی
جگہہ مین بعد وارث ہوسکتے ہین لیکن جبتک ایک خالہ یا چچا سگا ہووے تو اونکی اولاد وارث
نہین ہوسکتی چچا اور خالہ حصہ لیتے ہین شامل الا بصورتیکہ بعضے سگے ہون اور بعضے سوتیلے
ایک چچا صرف ایک باپ سے خارج کیا جاتا ہے اوس چچا کیطرف سے جو کہ ایک ماں باپ سے ہو اور بیٹا
سگے چچا کا خارج کرتا ہے ایک سوتیلے چچا کو ۱۲ درصورت نہونے تمام وارثون مرقومہ بالا کے
چچا اور ماموں اور خالہ باپ اور ماں کے ورثہ لیتے ہین اور درصورت نہونے انکے اونکی اولاد کو کتنی ہی
دور کے رشتہ کی ہون ورثہ لیتے ہین بموجب اونکے رشتہ قرابت کے شخص متوفی سے ۔ درصورت
نہونے تمام اون وارثون کے چچا اور ماموں اور خالہ دادا دادیون پردادیون کے ورثہ لیتے ہین بموجب
اونکے درجہ قرابت کے شخص متوفی سے ۱۳ یہ عام قاعدہ ہے کہ حقیقی خارج کرتے ہین
غیر حقیقی کو جو ایک درجہ کے ہون لیکن یہ قاعدہ عمل مین نہین آسکتا نسبت اون شخصون کے
جو مختلف درجہ کے ہون ۔ مثلاً سگے بھائی یا بہن خارج کرتے ہین سوتیلے بھائی یا بہن کو لیکن
بیٹا سگے بھائی کا نہین خارج کرتا سوتیلے بھائی کو اس سبب سے کہ وہ مختلف درجہ کے ہین لیکن
وہ خارج کرتا ہے سوتیلے بھائی کے بیٹے کو جو ایک درجہ کا ہے اسیطرح سے سگا چچا نہین خارج
کرتا سوتیلے بھائی کو باوجود اسبات کے کہ وہ خارج کرتا ہے سوتیلے چچا کو ۱۴ قاعدہ درباب خارج

ہونے سوتیلے کے سگے کی طرف سے مقید ہے ایک درجہ پر درمیان بھائی یا بہن کی اولاد کو مثلاً
اگر بھتیجا یا بھانجے جنکا باپ سگا ہو سوتیلا تا نہین خارج کرتے اپنے سوتیلے چچا یا پھوپی کو اا اس صورتمین کہ ایک بیٹا سگے
چچا کا ہو وے اور ایک چچا تیلہ ہو وے صرف ایک ہی باپ سے تو اخیر والا خارج کیا جا سکتا ہے پہلے کیطرف
سے + ۱۵ یہ قاعدہ خارج کرنیکا نہین عمل مین آتا نسبت چچا اور پھوپیون کے جو مختلف طرف کے رشتہ دار
ہون متوفی سے مثلاً ایک سگا چچا پھوپی نہین خارج کرتی ماموں یا خالہ سوتیلی کو لکن ایک چچا یا پھوپی
سگے خارج کرتے ہین ایک ماموں یا خالہ سوتیلی کو اوسی طرح ایک ماموں یا خالہ سگے خارج کرتے ہین ماموں
یا خالہ سوتیلی کو ۱۶ اگر ایک آدمی چھوڑے ایک سوتیلا چچا اور سگی خالہ تو شخص اول لیگا دو ثلث
اس سبب سے کہ وہ باپ کیطرف سے دعوی کرتا ہے اور دوسرے یعنی خالہ لیگی ایک ثلث بسبب اوسکے دعوی کی ماں کیطرف سے
کیونکہ مال تقسیم ہوا ہوتا درمیان والدین کے اوسی اندازہ پر اگر دعوی کرنیوالے ہوتے بجاے چچا اور خالہ کے + ۱۷
یہ جو عام قاعدہ ہے کہ جو رشتہ رکھتے ہین طرف سے ایک ہی باپ اور ماں کے خارج کرتے ہین انکو جو کہ رشتہ رکھتے
ہین صرف بسبب ایک کے نہین عمل مین آ سکتا بیچ مقدمہ اون شخصونکے جنکے واسطے حصہ مقرری معین کیا گیا
ہے + ۱۸ اگر ایک شخص چھوڑے ایک سگی بہن اور ایک بہن جو صرف ایک ماں سے ہو تو سگی بہن لیگی نصف
مال اور سوتیلی چھٹا حصہ جو بقیہ رہا وہ سگی بہن کو پہونچیگا اور اگر ایک بہن سے جو صرف ایک ماں سے ہے زیادہ
ہون تو اونکو ثلث پہونچتا ہے اور باقی کی دو ثلث سگی بہن کو پہونچتے ہین + ۱۹ جس صورتمین وارث ہون
ایک جنین کا دو چند رشتہ رکھتا ہو مثلاً اگر ایک آدمی مرے اور چھوڑے ایک ماں اور ایسا چچا [illegible] کہ متوفی کا
ماموں ہے ہو تو پہلا لیگا ایک ثلث اور دوسرا دو ثلث کا مستحق ہوگا نصف کا بھی اس سبب سے حصہ مین سے جو کہ
بطریق ورثہ کے پہونچتا ہے ماموں کو اور اسطرح سے وہ پاویگا حصہ ۶ مین سے اور چھٹا حصہ پہونچتا ہے دوسرے کو + ۲۰ دوم
شخص جو ورثہ لیتے ہین بسبب نکاح کے وہ شوہر اور بی بی ہین جو کسی صورتمین خارج نہین ہو سکتے اور شوہر کا حصہ
آدھا ہے اور زوجہ کا چوتھائی جس صورتمین کہ اولاد نہو اور چوتھا حصہ شوہر کا ہوتا ہے اور آٹھوان بی بی کا درصورت
ہونے اولاد کے + ۲۱ جس صورتمین ایک زوجہ مرے اور کوئی اور اوسکا وارث نہو تو تمام مال اوسکے شوہر کو
پہونچتا ہے اور جس صورتمین شوہر مرے اور سوا بیوہ کے اور کوئی اوسکا وارث نہو تو اوسکو صرف چوتھا حصہ
مال کا پہونچتا ہے اور باقی کے تین حصہ حاکم کے ہین بطریق لاوارث کے + ۲۲ اگر کوئی بیمار آدمی نکاح کرے
اور اوس بیماری مین مر جاوے بغیر دخول کے تو اوسکی زوجہ ورثہ نہین لے سکتے اوسکی مال کا نہ مرد وارث

۱۵ علاوہ قاعدہ جس صورتمین اطراف رشتہ کے مختلف ہون ۱۲

۱۹ قاعدہ درصورت دو چند رشتہ کے ۱۲

۲۰ دربارہ ورثہ جورو وخاوند کے ۱۲

ہوسکتا ہے اگر زوجہ پہلے مرجاوے ایسی حالت مذکورہ مین لیکن اگر ایک عورت بیمار
نکاح کرے اور اوسکا شوہر مرجاوے اوس سے پہلے تو وہ وارث ہوگی اوسکی باوجود اسبات
کے کہ شرط مرقومہ بالا کمیل نہ پائی ہو اور باوجود اسبات کے کہ اوسنے شفا نہین پائی اوس بیماری
سے + ۲۳ اگر کوئی شخص بیماری مین طلاق دیوے اپنی جورو کو تو وہ وارث ہوگی بشرطیکہ
وہ مرجاوے درمیان ایک برس کے روز طلاق سے اوسی بیماری سے لیکن اگر ایک برس سے زیادہ زندہ
رہیگا تو وہ عورت وارث نہین ہوسکتی + ۲۴ درصورت ایسی طلاق کی جس سے پھر نکاح
جائز ہوسکے اگر شوہر مرجاوے درمیان عدۃ کے یا عورت مرجاوے درمیان اس عرصہ کے تو وہ
دونو مستحق ہین ورثیت مال ایک دوسرے کی + ۲۵ زوجہ بسبب متعہ کے مستحق نہین ہے
ورثہ کی + ۲۶ سوم جو وارث ہوتی ہے بسبب ولا کے وہ کبھی نہین وارث ہوسکتی جب تک کوئی
دعویدار بسبب رشتہ یا نکاح کے ہو + ۲۷ ولا ہے دو قسم کا وہ ولا جو کہ حاصل ہوتا ہے آزاد کرنے
سے جبکہ آزاد کرنیوالا بسبب آزاد کرنیکے حاصل کرتا ہے ایک حق ورثہ کا اور دوسرا منحصر ہے اوپر آپسکے معاملہ
کے یعنی جسصورتمین دو شخص آپسمین معاملہ کرتے ہین واسطے ایک دوسرے کے آپسمین وارث ہونیکے
۲۸ دعویدار پچھلی قسم کے خارج ہوتے ہین طرف سے دعویدارون پہلی قسم کے + ۲۹ قاعدہ اخراج
کا بموجب اس فرقہ کے یکسان ہے ساتھ قاعدہ سنیون کے مگر اتنا فرق ہے کہ تمیز نہین ہے رشتہ مردون
مین اسطرح جیسے بیٹی خارج کرتی ہے پوتیکو اور یا ماموں خارج کرتا ہے باپ کے چچا کو مگر بموجب سنیونکے
ایسی صورتمین بیٹی کو نصف ملتا ہے اور ماموں بالکل خارج ہوتا ہے باپ کے چچا کیطرف سے +
۳۰ اختلاف متابعت حاکم مانع نہین ہے ورثہ کا اور قتل خواہ واجبی ہو یا اتفاق سے نہیں
خارج کرتا ورثہ سے قتل جس سے ورثہ جاتا رہتا ہے لازم ہے کہ ہو عمدا اور ظلم سے + ۳۱
عدد حصونکا جسمین ضرور ہو تقسیم کرنا مال کا نہین زیادہ کیا جاسکتا اگر تمام وارثونکو پورا نہ پہونچے
ایسی صورتمین بموجب اندازہ کے کمی کیجاوے حصہ مین سے ایسے وارث کے جو کہ بموجب
خاص موقعون کے محروم کیا جاوے اپنے حصہ مقرری سے یا حصہ کسی اور وارث مین
سے جسمین کمی ہوسکے ـ مثلاً درصورت ہونے ایک شوہر ایک بیٹی اور والدین اس موقع پر
مال تقسیم کیا جاوے بارہ مین جنمین شوہر پاویگا ۳ یعنی ۴ اور والدین ۶ حصونمین سے دو دیے

۲۲ قاعدہ درصورت طلاق کے بیماری مین ۱۲
۲۳ قاعدہ درصورت طلاق بائن کے جس سے پھر نکاح جائز ہو ۱۲
۲۴ در باب متعہ ۱۲
۲۵ دعویدار ولا کے ۱۲
۲۶ دو قسمین ولا کی ۱۲
۲۷ دعویدار کون ہیں ۱۲
۲۸ قاعدہ اخراج ۱۲
۲۹ خارج کرنے کا سبب اختلاف مذہب
۳۰ قتل خارج کرتا ہے اور ذوی الفرض کا حصہ کم ۱۲
۳۱ تقسیم نسبت سے زیادہ ۱۲

ہم اور بیٹی آدہا لیکن بجای ٦ بیع نصفی جسکی وہ مستحق تھی یعنے نصفی جسکی وہ مستحق تھی
اوسکے لیے ٥ حصے رہتے ہین اسصورتمین بموجب مسلہ سنیون کے مال کو ١٣ حصہ ہوجاتے
تاکہ بیٹی کو ٤ حصے ملتے لیکن بموجب امیہ مسئلہ کی بیٹی تابع رہیگی ساتھ ٥ حصونکی جو باقی رہے اسصورت میں
یعنے سو فیصدی چونکہ وہ حصہ دار مقرری تھی تو اوسکا حصہ منسوب ہے کمی کا مثلاً اگر ایک بیٹا ہوتا تو
بیٹی مستحق نہین ہوتی کسی خاص حصہ کی اور حصہ دار غیر مقرری ہوجاتی اور شوہر اور والدین کسی صورت
محروم نہین ہوسکتے اپنے حصہ مقرری سے ٣٢ جس صورتمین مال زیادہ ہووے عدد وارثون کی
توجیب ہوتی ہے وارثونکو۔ شوہر مستحق ہے حصہ کا واپسی مین سے لیکن زوجہ نہین ماںبھی مستحق
نہین ہے حصہ واپسی کی درصورتیکہ بھائی ہووین اور جس صورت مین کوئی شخص دو چند حصہ رکھتا ہو
توجیب اس شخصکو بالکل ہوتی ہے ٣٣ بروقت تقسیم مال کے اگر بڑا بیٹا لائق ہو تو مستحق ہے اپنے
باپ کی تلوار کا اور قرآن اور پہننے کی پوشاک کا اور اوسکی انگشتری کا

باب پچیسوا دربارہ بیع کے

١ مراد بیع سے بدلنا ایک مال کا دوسرے مال سے ساتھ آپس کے رضامندی اور خوشی کر ٢
معاملہ بیع کا ہوتا ہے ساتھ ایجاب و قبول کے یا بدل لینے کے بغیر تلفظ کے ٣ بیع چار قسم ہوتی ہے جو مشتمل ہے
اوپر مبادلہ مال کے عوض مین مال کے اور روپیہ کے عوض مین روپیہ کے اور روپیہ کی عوض مین مال کے اور مال کے عوض مین روپیہ کے
یہ اخیر قسم بیع کی نہایت عام ہے ٤ بیع یا تو نافذ یعنے مطلق یا موقوف یا فاسد یا باطل ہوتی
ہے ٥ بیع مطلق وہ ہے جو عمل مین آتی ہے فوراً اور کوئی روک اوسمین نہین ہوتی ٦ بیع موقوف
وہ ہے جو ملتوی رہتی ہے رضامندی پر مالک کی اور جس صورتمین وہ صغیر ہو تو اوپر رضامندی
اوسکے ولی کے اور آئین کی رو سے ممانعت نہین ہے اور کوئی شرط ضرور نہین ہے اوسکے تمام ہونے
مین مگر ایسی رضامندی ٧ فاسد بیع وہ ہے جو عمل مین آتی ہے اوپر قبضہ کے یعنے بعد قبضہ
کے ملک مین آجاتی ہے ٨ باطل بیع ہے جو اصلاً فائدہ نہین دیتی کبھی جیسے وہ چیزین جو شمار
مین ایک دوسرے کی یا ایک وثمن کی قیمت نہ رکھتی ہو بموجب آئین کے ٩ عوض ہوسکتا
ہے ہر ایک شے کا جسکی از روی آئین قیمت ہے بشرطیکہ بائع اور مشتری رضامند ہون اور
مال فروخت ہوسکتا ہے جس قیمت پر خرید ہوا ہو یا کم اوس سے یا زیادہ ١٠ یہ ضرور ہے کہ دو شخص

٣٢ واپسی ١٢

١ تعریف بیع
٢ کیونکر عمل مین آتی ہے ١٢
٣ چار قسم ١٢
٤ چار نام ١٢
٥ بیع مطلق ١٢
٦ بیع موقوف ١٢
٧ بیع فاسد ١٢
٨ بیع باطل ١٢
٩ درباب عوض کے ١٢
١٠ درباب طرفین ١٢

ہون ہر ایک ہی معاملہ بیع کے مین الا اس صورتمین کہ بیع کرنیوالا اور خریدار مقرر کرین ایک ہی
مختار بیغام لیجانیوالا یا جس صورتمین باپ یا ایک وصی باپ کا یا قاضی صغیرسن کیطرف سے
بیع کرے یا خریدے اپنے مال کو یا جس صورتمین ایک غلام خریدے آزادی باجازت اپنے آقا کے
۱۱ یہ کافی ہے کہ طرفین رکھتے ہون تمیز اس معاملہ کی جو وہ کرتے ہین اور ایک صغیر ساتہ رضامندی
اپنے ولی کے یا ایک دیوانہ درست ہوش حواس ہین ہو معاملہ کر سکتے ہین + ۱۲ بروقت مبادلہ
مال کے ساتہ مال کے یا مبادلہ روپیہ کے ساتہ روپیہ کے بشرطیکہ ادا کرنے آیندہ کے ناجائز ہے
لیکن بروقت مبادلہ کے ساتہ مال کے یا مال کے ساتہ روپیہ کے ایسی شرط جائز ہے + ۱۳
یہ ضرور ہے واسطے استحکام ہر ایک معاملہ کے کہ بیع شے مبیعہ اور عوض اوسکا اسطرح مقرر کیے جاوین
کہ آیندہ کو تنازع نہووے درباب مراد معاملہ کرنیوالون کے + ۱۴ یہ بہی ضرور ہے کہ شے
معاملہ کی بروقت کرنے معاملہ کے موجود ہووے اور قابل ہو سپرد کرنیکے خواہ فوراً یا بعد عرصہ مقررہ کے
۱۵ بروقت مبادلہ روپیہ کے عوض مین روپیہ کے یا مبادلہ مال کے عوض مین مال کے
اگر اجناس جو مقابل ہین ایک قسم کے ہون تو برابری درباب تعداد مال کے ضرور شرط ہے +
۱۶ ناروا ہے ایسی شرط جسمین طرفین سے ایک کو ناجائز فائدہ ہو واسطے کسی نا تحقیق خبر کے
جس سے آیندہ کو فساد ہو لیکن اس شرط کی تعمیل ہوجاوے یا نا تحقیق بات رفع کیجاوے تو معاملہ
جائز رہیگا + ۱۷ جائز ہے عقد کرنا درباب اختیار فسخ معاملہ بیع کی لیکن شرط تین دن سے زیادہ
نہووے + ۱۸ جس صورت مین ادا کرنا زر قیمت کا قرار پاوے آیندہ پر تو عرصہ مقرر ہوا اور ملتوی
نہین رہ سکتا ایسی بات پر وقت جسکے واقع ہونیکا مجہول ہو اگرچہ وہ ضرور واقع ہونیوالا ہو
مثلاً جائز نہین ہے ملتوی رکہنا ادای قیمت کا تا وقت چلنے ہوا کے یا برسنے مینہ کے اور یہی
جائز نہین ہے باوجودیکہ وقت اسقدر کم مجہول ہو کہ بمنزلہ وقت مقرری کے ہو مثلاً جائز نہین ہے
ملتوی رکہنا ادای قیمت کا تا وقت لونے یا کاٹنے کے + ۱۹ جائز نہین بیچنا مال کا مبادلہ
مین ایک قرض کے جو تیسرے شخص سے واجب الوصول باوجود اسبات کے اگرچہ بابت ایسے قرضہ
کے ہو جو خود بیچنے والے پر ہے + ۲۰ دوبارہ بیع اسباب منقولہ نہین عمل مین آسکتی خریدار
کیطرف سے جب تک کہ مال حقیقۃ مین اوسکے قبضہ مین نہ آگیا ہو + ۲۱ بیع عینی مراد ہے

ہر ایک معاملہ بیع مین +۲۲ جس صورتمین اسباب مبیعہ مختلف ہو خواہ بلحاظ اوسکی تعداد یا قسم
کی جیسا کہ تعریف بیان کیا تہا تو مشتری کو اختیار ہے پہیر جانیکا معاملہ سے +۲۳ بسبب بیع زمین کے
کہ کوئی چیز یعنی بدون ذکر کرنے حقوق اور منافع اور قلیل اور کثیر کے داخل ہوتی ہے بیع مین
جو چیز ملاتی گئی ہے زمین سے واسطے ہمیشگی کے اور جو کہ چند روز ہوتے وہ بیع نہین ہوتی ہے
مثلاً میوہ درخت کا تعلق رکہتا ہے بایع سے باوجود اسبات کی کہ درخت جو اوسمین نصب ہے
تعلق رکہتا ہے مشتری زمین سے +۲۴ جس صورتمین فسخ کیا معاملہ بیع شرط ہو گئی ہو خریدار کیطرف
سے اور مال مبیعہ کو کچہ آسیب پہونچا ہو یا تلف ہو گیا ہو اوسکے قبضہ مین تو وہ ذمہ دار ہے اوس
قیمت کا جسکے اوپر قرار پایا تہا لیکن جس صورتمین کہ شرط ہووے بایع کیطرف سے تو مشتری
ذمہ دار ہے صرف اصل قیمت مال کا +۲۵ لیکن شرط اختیار استرداد کی جاتی رہتی ہے بسبب
خریدار کے استعمال مین لانے اوس چیز کے بطور مالکانہ کی اسطرح کہ اوسمین کچہ فرق آجاوے
۲۶ جس صورتمین مشتری نے مال ندیکہا ہو یا نمونہ ندیکہا ہو جس حالتمین کہ نمونہ کفایت کرے
تو اوسکو اختیار ہے پہیر دینیکا معاملہ سے بشرطیکہ خریدار اوسکو بطریق مالک کی کام مین نہ لایا ہو
اگر بروقت دیکہنے مال کی وہ اوسکے بیان کے موافق نہووے اور باوجود اس بات کی بہی کہ
اختیار واپسی کا مقرر نہوا ہو +۲۷ لیکن اگرچہ بایع نے مال ندیکہا ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے پہیر دینیکا معاملہ
اگر اختیار پہیر جانے کی شرط نکرلی ہو الا بیع مال کی عوض مین مال کی +۲۸ جس خریدار نے
اقرار کیا ہو لینے مال کا اسطرح سے کہ وہ کیسا ہی ہو تو اوسکو اختیار ہے پہیر دینے کا بایع کو بروقت
معلوم ہونے نقص کی جسکی اوسکو بروقت خریدنے کی خبر نہ تہی بشرطیکہ اوس اسباب مین خریدار
کی قبضہ مین کچہ اور زیادہ نقصان نہ آگیا ہو الا اوس صورتمین خریدار مستحق ہے صرف نقصان
عیب کا +۲۹ لیکن اگر خریدار نے بیع ڈالا ہو اپنی ناقص چیز کو کسی اور شخص کے ہاتہ تو
اوسکو نقصان عیب نہین مل سکتا پہلے بیچنے والے سے مگر اوس ہے بسبب زیادہ کرنی کسی اور چیز
کے اوپر جنس از بیع کی نہ خارج کیا ہو اپنے تئین واپس کرنے سے پہلے مالک کو +۳۰
جس صورتمین کہ اجناس بیچی جاوے اور امتحان پر ناقص معلوم ہو تو واپسی کل قیمت کی
طلب کیجا سکتی ہے بایع سے باوجود اسبات کی وہ خراب ہو گئی ہو آزمایش مین بشرطیکہ خریدار

حاصل کر سکے کوئی فائدہ اوس سے لیکن اگر خریدار لا سکتا ہو اس ناقص چیز کو فائدہ کے کام مین
تو صرف مستحق نقصان عیب کا بقدر ناممکن سکے ۔ ۳۱ اگر ایک شخص بیچے ایک جنس جسکو اوس نے
خریدا تھا اور وہ مجبور کیا جاوے پہیر لینے پر ایسی چیز کے اور واپس کرنے پر زر قیمت کو تو وہ مستحق
ہے ایسی بات کا نسبت بیچنے والے کے بشرطیکہ نقص ذاتی ہووے ۔ ۳۲ اگر ایک خریدار
بعد دریافت کرنے قصور کے جنس خریدی ہوئی ہین کام مین لاوے اوس جنس کو یا کوشش
کرے رفع کرنے مین اس قصور کے تو دعوی نہین ہو سکتا بائع پر کیونکہ وقوع ایسی بات کا
دلالت کرتا ہے اوسکی رضامندی پر در صورت جبار شرط نہونے خریدار کے ۔ ۳۳ عام قاعدہ
ہے کہ اگر اجناس فروختہ اس قسم کی ہون کہ وہ باسانی علیحدہ
علیحدہ تقسیم ہو سکین بغیر نقصان کے اور ٹکڑا انمین کا بعد اوسکے خریدار کو ناقص معلوم ہو یا مال غیر
تیسرے شخص کا تو خریدار کو اختیار نہین ہے رکھنے ایک ٹکڑیکا اور واپس کرنے دوسریکا اور
طلب کرنیکا بموجب اندازہ کے واپسی قیمت بابت واپس کیے ہوئے ٹکڑیکے ۔ اسصورت مین
اسے چاہیے یا تو رکھنا کل کا اور طلب کرنے نقصان عیب کا بقدر امکان کے یا وہ پہیر دے کل کو اور
طلب کرے کل واپسی قیمت کی لیکن جسصورت مین تمام ٹکڑے علیحدہ ہو سکتے ہین بغیر نقصان کے
تو برعکس اسکے عمل مین آتا ہے ۔ ۳۴ استعمال خرید و فروخت کا کسی طور پر ہو ممنوع ہے
بعد اذان جمعہ کے اگرچہ جواز ہے ۔

باب چوتھا در باب شفعہ کے

۱ شفعہ کے معنی ہین اختیار حاصل کرنا قبضہ ایسی زمین کا جو بیچی گئی ہو بذریعہ ادا کرنے
برابر ہو بیسے کے جو کہ خریدار نے ادا کیا ہو ۔ ۲ حق شفعہ فائدہ دیتا ہے بلحاظ ایسے مال
کے جو بیع کیا گیا ہو یا جدا کیا گیا ہو اسطور پر کہ برابر بیع کی لیکن فائدہ نہین دیتا نسبت ایسے
مال کی جو بخشا گیا ہو یا از روی وصیت یا ورثہ کی پہونچا ہو مگر عوض مین کچھ لیکر نہ بخشا ہو جسکی
شرط ہو گئی ہو لیکن شفعہ کا دعوی نہین ہو سکتا جسصورت مین بخشنے والا لیوے عوض مین
کچھ بغیر کرنے شرط کے ۔ ۳ حق شفعہ واجب ہے بلحاظ ایسے مال کے جو خواہ تقسیم
ہو سکے یا نہ ہو سکے لیکن مراد نہین ہے مال منقولہ سے اور وہ نہین واجب ہے جبتک کہ

بیع نہو چکی ہو پہنچ والی کیطرف سے ؛ ۴ حق شفعہ کا دعوی ہو سکتا ہی سب لوگونکی طرف سے اور کچھ فرق نہیں
ہی بلحاظ اختلاف مذہب کے ؛ ۵ تمام مراتب جو تعلق رکھتے ہین خریدار سے اوسیطرح تعلق رکھتے ہین ایسی
خریدار سے جو کہ شفیع ہو ؛ ۶ اشخاص مفصلہ ذیل دعوی کر سکتے ہین شفعہ کا درجہ بدرجہ — اول شریک
ذات مال مبیعہ کا دوم شریک حقوق مبیعہ کا سوم ہمسایہ ؛ ۷ یہ ضرور ہے کہ وہ شخص جو دعوی کرے
اس حق کا تو وہ ظاہر کرنے لئے ارادہ خرید کو فوراً بروقت جبکہ سنے
بیع کو اور اوسکو لازم ہی کہ بلا تاخیر اظہار کرے خریدار کیا سامنے گواہون کے اور دعوی روبرو بایع یا خریدار
کی یا اوس مکان مین جو بکتا ہی ؛ ۸ جبکہ شرائط مرقومہ بالا تمام ہو جاوین دعویدار شفعہ کو اختیار ہی
کسی وقت پیش کرے اپنے دعوی کو عدالت مین ؛ ۹ پہلا خریدار حق رکھتا ہی قبضہ مین رکھنے
مال کا جب تک کہ وہ پاوے زر خرید کا دعویدار حق شفعہ سے اور اسیطرح بایع بھی قبضہ رکھہ سکتا ہی
اگر اوسنے سپرد کیا ہو خریدار کو ؛ ۱۰ جس صورتمین کہ ایک درمیانی خریدار نے تعمیر کچھ کی ہو
کی تو دعویدار شفعہ کو لازم ہے یا تو ادا کرنا قیمت کا یا دور کروا دے اس تعمیر کو — اور جس
صورتمین مبیعہ مذکورہ مین نقصان آگیا ہو ہاتھ سے درمیانی خریدار کے تو دعویدار طلب کر سکتا ہی
کمی قیمت کی اندازہ کی لیکن جس صورتمین نقصان واقع ہوا ہو بغیر اختیار خریدار درمیان کے
لازم ہی کہ دعویدار شفعہ بالکل قیمت ادا کرے یا دست بردار ہو دعوی سے ؛ ۱۱ لیکن جس صورتمین
دعویدار شفعہ نے قبضہ حاصل کر کے کچھ تعمیر کے ہو ملکیت مین تو وہ مستحق نہین ہی قیمت بنا کا
اگر بعدہ دریافت ہو کہ ملکیت کسی تیسرے شخص کے ہی اس صورتمین وہ وصول کریگا قیمت
بایع سے یا خریدار درمیانی سے اگر اوسکو قبضہ مل گیا ہو گا اور اوسکو اختیار ہی ڈہا لینے اپنی تعمیر کا
۱۲ جس صورتمین تنازع واقع ہو درمیان دعویدار شفعہ اور خریدار کے درباب قیمت ادا کی
ہوتی کے اور کوئی انمین سے گواہ نرکہتا ہو تو اظہار خریدار کا از روی حلف کے معتبر ہوگا لیکن
جس صورتمین دونون طرفون کے گواہ ہین تو گواہون دعویدار شفعہ کو ترجیح ہوگی ؛ ۱۳ از روے
شرع کے اکثر باتین جنکے سبب سے حق شفعہ کا جاتا رہتا ہے مثلاً جس صورتمین کسیکو
خوف ہو کہ اوسکا ہمسایہ دعوے کریگا شفعہ کا تو وہ بیچ سکتا ہی تمام اپنی ملکیت بجز اوسکے
جو کہ ملحق ہی مکان ہمسایہ سے اور جس صورتمین اوسے اندیشہ ہو کہ شریک دعوے کریگا تو

۶ کون دعوی کر سکتا ہے شفعہ کا ۱۲
۷ ضروری اظہار ۱۲
۸ دعوے کب قابل رجوع کے ہے ۱۲
۹ حقوق پہلے خریدار کے ۱۲
۱۰ حقوق جہان کہ مال میں تبدیلی پائی گئی ہی فیصلہ بین پہلے خریدار کے ۱۲
۱۱ قواعد جہان کہ مال میں ترقی پائی گئی ہی دعویدار شفعہ کے ۱۲
جہان کہ تنازع ہی درباب ادای قیمت کے ۱۲
۱۳ کیونکر بچ سکتے ہین جس سے دعوی شفعہ کا دور ہو جاتا ۱۲

وہ اول معاملہ کم سکتا ہے ساتھ خریدار کے واسطے زیادہ فرضی قیمت کے اور بعدہ بدل سکتا ہے
اوس قیمت کو ساتھ کسی چیز کم قیمت کے — جس صورت مین دعویدار شفعہ کھڑا ہو تو اوسکو چاہیے
کہ ادا کرے قیمت جس پر پہلے معاملہ ہوا تھا بغیر لحاظ پچھلے معاملے کے +

باب پانچوان درباب ہبہ کے

۱ ہبہ سے مراد ہے دینا ایک شے کا بغیر عوض کے + ۲ قبول کرنا اور قبضہ مین لینا موہوب لہ
کا اوسیقدر ضرور ہے جیسا کہ دست بردار ہونا واہب کا — لیکن یہ اصل ہے ہبہ مین قبول
کرنا بطور واہی + ۳ ہبہ درست نہین ہے جبکہ وہ موقوف ہو کسی امر مجہول پر اور ہبہ نہین کیا جا
سکتا مقید وقت آیندہ کے + ۴ ضرور ہے کہ ہبہ کے ساتھ قبضہ بھی دیا جاوے اور قبضہ لیا جاوے
فوراً یا بعد ہووے تو لازم ہے کہ بموجب اجازت واہب کے + ۵ ہبہ نہین ہو سکتا ایسی شے کا
جو آیندہ کو پیدا ہوگی باوجود اسبات کے بھی کہ چیزون مین سے شے مذکور پیدا ہونے
والی ہو قبضہ مین موہوب لہ کے — شے ہبہ کی لازم ہے کہ وجود مین ہو وقت
ہبہ کے + ۶ ہبہ ایسی شے کا جو کہ غیر منقسم ہو اور شامل ہو ساتھ اور شے کی جو وقت ہبہ
کی تغیر بھی ہو سکتی ہو نا درست ہے اگر وہ علیحدہ کیا گیا ہو پیش از سپردگی کیونکہ سپردگی شے موہوب
کی نہین ہو سکتی بغیر متمیز ہونے کسی اور شے سے جو ہبہ مین داخل نہین ہے + ۷ جس
صورت مین ہبہ کیا جاوے دو یا زیادہ شخصون کو تو حصہ ہر ایک کا بانٹا چاہیے خواہ بروقت
کرنے ہبہ کے خواہ بروقت سپردگی کے + ۸ ہبہ کی مراد نہین نکلتی مگر لازم ہے کہ واضح ہو اور
اوسمین کسیطرح کا شک نہو اور ارادہ واہب کا ثابت ہو بسبب اوسکے بالکل دست بردار
ہونیکے شے موہوب سے اسطرح سے کہ شے موہوب کو اوسکی ملک سے کچھ اتصال نہ رہے
اور ہبہ باطل ہے جبکہ واہب کسیطرح سے کہ شے موہوب کو کام مین لاوے بطریق مالک کے
۹ جسصورت مین کوئی عورت دیوے ایک گھر اپنے شوہر کو یا باپ دیوے اپنے صغیر بیٹے کو تو
ایسی باتین قاعدہ بالا مین داخل نہین ہین یعنے سپردگی قبضہ شرط نہین ہے + ۱۰ بموجب قاعدہ
بالا کے سپرد کرنا اور قبضہ لینا ضرور نہین ہے جبکہ ہبہ ایسے شخص کے نام کیا جاوے جو کہ
امین اور قابض ہے شے موہوب کا اور اس صورت مین بھی ضرور نہین ہے کہ صغیر بیٹا

قبضہ لینا ولی کا صغیر کی طرف سے کافی ہے ✤ ۱۱ ہبہ مرض موت کا خیال کیا جاتا ہے بطریق وصیت کے
اور جائز نہیں ہے زیادہ ثلث مال سے اسی سبب سے کوئی شخص نہیں ہبہ کر سکتا کسی چیز کا اپنے
مال سے بنام اپنے وارثوں کے وقت موت کے کیونکہ جائز نہیں کہ ایک وارث لیوے وصیت نامہ سے بے
رضامندی باقی وارثوں کے ✤ ۱۲ واہب کو اختیار ہے واپس کر لینے کا ہبہ کے مگر بیچ
مقدمات مفصلہ ذیل کے ✤ ۱۳ ہبہ نہیں واپس لیا جا سکتا جس صورت میں موہوب لہ قرابتدار
محرم ہو یا جس صورت میں کوئی چیز عوض میں لی گئی ہو یا جس صورت میں شے ہبہ پر کوئی چیز زیادہ
ہو گئی ہو لنشرط ملجانی کے یا جس صورت میں کہ شے موہوب نکلجاوے ملک موہوب لہ کے
۱۴ علاوہ متعارف قسموں ہبہ کے بموجب آئین کے دو قسم کی ہبہ ہوتی ہین جو زیادہ تر
مشابہت رکھتے ہین مبادلہ یا بیع سے وہ کہلاتے ہین ہبہ بالعوض یعنی ہبہ عوض میں اور ہبہ
بشرط العوض یعنے ہبہ اوپر اقرار عوض کے ✤ ۱۵ ہبہ بالعوض مشابہت رکھتی ہے بیع کے
تمام لحاظوں میں اور وہی شرطین تعلق رکھتی ہین اور آپسکا قبضہ لینا تمام صورتوں میں ضرور نہیں
۱۶ ہبہ بشرط العوض مشابہت رکھتا ہے ہبہ سے جبتک کہ وہ شے عوض جسکا ہبہ
کیا گیا حاصل نہو اور قبضہ واہب اور موہوب لہ کا اسی سبب سے ضروری شرط ہے

باب چھٹا بیچ مسائل وصیت کے

۱ کچھ ترجیح نہیں ہے لکھی ہوئی وصیت نامہ کو اوپر زبانی کی وصیت کی اور یہ دونو برابر حکم
رکھتے ہین خواہ جنس وصیت کی غیر منقولہ ہو یا منقولہ ہو ✤ ۲ وصیت نہیں ہو سکتی زیادہ
ثلث مال سے وصیت کنندہ کے بغیر رضامندی وارثوں کے ✤ ۳ وصیت جائز نہیں ہے واسطے
ایک وارث کے بے رضامندی باقیوں کے ✤ ۴ درمیان اس مال کے جو ورثہ کا ہوا اور
اوسکے جو وصیت نامہ میں ہو یہ فرق ہے کہ اول ہو جاتا ہے مال وارثوں کا صرف از روی آئین
کے اور دوسرا نہین ہو جاتا مال موصی لہ کا جب تک کہ اوسکی رضامندی نہ حاصل ہو گئی
ہو صراحتہً یا دلالتہً ✤ ۵ دینا جنس وصیت کا عمل میں آتا ہے ثلث مال تک سے پہلے ادا کرنے
دعوی وارثوں کے ✤ ۶ تمام قرض جو وصیت کرنیوالے پر واجب ہے کہ ادا کیا جاوے بیشتر
دعوی وصیت نامہ کے ✤ ۷ ذمہ دار ہونا قرضہ کا کسی وارث کے بروقت موت کے

مشابہت رکھتا ہے وصیت سے یہان تک کہ زیادہ نہو ثلث مال سے + ۸ یہ ضرور نہین
ہے کہ شے وصیت کی وجود مین ہو وقت تحریر وصیت نامہ کے اوسکے جائز ہونے کے
لیے یہی کافی ہے کہ اوسکا وجود ہو بروقت موت وصیت کنندہ کے + ۹ وصیت نامہ
مین نہین نقص آتا گو اوسمین زیادہ وصیت سے مراتب درج ہون لیکن تعمیل وہین تک
ہوگی جہان تک کہ موافق آئین سکے ہے + ۱۰ جو شخص وارث نہو بروقت نوشت وصیت
نامہ کے لیکن وارث ہوجاوے پیش از موت وصیت کنندہ کے تو مال وصیت اوسکو
نہین پہونچ سکتا لیکن جو شخص وارث ہو بروقت نوشت کے اور خارج ہوجاوے پیشتر از
موت وصیت کنندہ کی تو وہ لے سکتا ہے شے مندرجہ وصیت نامہ کو + ۱۱ اگر کوئی
شخص بطریق وصیت کے دیوے ایک چیز کسی شخص کو اور بعدہ اوسی جنس کی اور
کسی کے حق مین وصیت کرے تو پہلی وصیت باطل ہے اور اسیطرح سے باطل ہوگا اگر
فروخت کریگا یا دیگا وصیت نامہ کو کسی اور شخص کو یا وجودیکہ وہ اوسکے قبضہ مین آگئی ہو
پیشتر از اوسکی موت کے کیونکہ عمل مین لانا اسبات کا باطل کرتا ہے اپنی وصیت کو + ۱۲
جس صورت مین ایک وصیت کنندہ دیوے کئی شخصونکو سوا نسبت اسکے کہ جو دے
سکتا ہے بموجب آئین کے اور وارث قائم نرکھین اوسکی وصیت کو تو موافق اندازہ کے
کمی عمل مین آوے تمام وصیت نامون مین + ۱۳ جس صورت مین ایک وصیت نامہ کیا
جاوے ایک شخص کے نام اور بعدہ ایک زیادہ وصیت کیجاوے اوسی شخص کے
نام تو بڑا وصیت نامہ جائز ہے لیکن جس صورت مین زیادہ وصیت کی ہو پیشتر چھوٹے
وصیت نامہ کے تو چھوٹا وصیت نامہ جائز ہوگا + ۱۴ اگر وصیت نامہ ہو بیچ حق دو شخصونکے
شاملات مین اور اونمین کا مر جاوے پیش از لینے شے وصیت کی تو کل پہونچتا ہے
زندہ کو لیکن اگر ہر ایک کے واسطے نصف لکھا گیا تھا تو زندہ کو صرف نصف ملیگا اور باقی
نصف پہونچتا ہے وارثونکو اور اوسیطرح سے عمل مین آویگا درصورت ہونے ایک وارث
اور ایک غیر کے جنکے حق مین شامل وصیت ہے + ۱۵ جس صورت مین کوئی وصی نہ
مقرر کیا گیا ہو تو باپ اور دادا ہو سکتے ہین بطریق وصی کے درصورت نہونے اوسکے

کے وصی کام کرسکتے ہین او سکے + ۱۶ مسلمان کو لازم نہین ہے مقرر کرنا ایک غیر مذہب شخص کا بطریق وصی کے اور ایسا عہدہ باطل ہوجا سکتا ہے حاکم کی طرف سے + ۱۷ جبکہ وصیون نے ایک دفعہ قبول کرلیا ہے سامنے موصی کے تو بعدہ انکار نہین کرسکتے عہدہ سے + ۱۸ جس صورت مین دو وصی ہووین تو ایک کو اختیار نہین ہے علیحدہ کام کرنیکا الا درصورت ضرورت کے اور اوسصورتمین کہ فائدہ نسبت مال کے بیشک واقع ہووے

باب ساتوان درباب نکاح کے

۱ نکاح سے مراد ہے ایک عقد جو کہ بنظر حلال کرنے اولاد کے ہوتا ہے + ۲ ایجاب وقبول ضرور ہین عقد نکاح مین + ۳ شرطین عقل اور بلوغ اور آزادی دونون کی درصورت نہونے پہلی شرط کے عقد باطل ہے اسواسطے نکاح نہین ہوسکتا طرف سے ایک معصوم کے جو عاقل نہین اور نہ ایک دیوانہ کیطرف سے — درصورت نہونے دو آخر کی شرطون کے عقد قابل باطل ہونیکے ہے اسواسطے کہ صداقت ایسے نکاح جو کہ عمل مین آیا ہو طرف سے عاقل خردسالون کی یا غلامون کی منحصر رضامندی پر اون کے ولیون کی اور آقا کی ہے — یہ بھی ایک شرط ہے کہ کوئی بموجب آئین کے ہرج نہو نسبت عورت کے اور ہر ایک جانب جانے قبولیت ایک دوسرے کی اور گواہون عقد کی اور ایجاب قبول عمل مین آوے اوسیوقت اور ایک جگہہ + ۴ صرف چار شرطین ہین جائز ہونے گواہون کے عقد نکاح مین یعنی آزادی عقل بلوغ اور اسلام + ۵ اگر گواہ نکاح کے بدچلن اور رشتہ دار ہون تو کچھ قباحت نہین واقع ہوتی اونکی گواہی مین برعکس اور معاملات کے + ۶ ایجاب ہوسکتا ہے بذریعہ پیغام یا خط کے بشرطیکہ گواہ رسید ہو پہنچنے پیغام یا خط کے اور اقبال شخص مکتوب الیہ کے ہووین — اور نکاح جائز ہوتا ہے اس صورت مین + ۷ حاصل عقد نکاح سے ہے جائز کرنا خوشی طرفین کا اور رکہنا زوجہ کا بیچ اختیار شوہر کے اور بخشنا عورت پر ایک حق مہر اور پرورش اور گہر کا اور پیدا کرنا طرفین کے خاندان حق وراثت اور رشتہ جسمین نکاح نہو سکے اور لازم کرنا برابر یعنی تمام بیبیون مین طرف سے شوہر کے اور تابعداری طرف سے بی بی کے

۱۶ وصی مسلمان
۱۷ استعفا نہین ہوسکتا
۱۸ قاعدہ جبکہ دو وصی ہون
۱ تعریف نکاح
۲ ضروری باتین
۳ شرائط
۴ جائز ہونا گواہون کا
۵ خاص قواعد درباب گواہون
۶ ایجاب ہوسکتا ہے بذریعہ پیغام یا خط
۷ جائز ہونا عقد کا

اور تفویض کرنا اختیار کا شوہر کو در صورت نافرمانبرداری کے ۸ آزاد آدمی چار بیبیان کر سکتا ہے لیکن غلام
صرف دو ۹ ایک شخص نکاح نہین کر سکتا اپنی ماں یا دادی یا خوشدامن یا سوتیلی ماں یا بہن یا بھتیجی یا بھانجی یا پھوپھی
یا سوتیلی دادی یا بیٹی یا پوتی یا بہو یا پوتے کی زوجہ یا سوتیلی بیٹی یا دودھ بہن یا بھانجی یا
خالہ یا دائی سے ۱۰ یہ بھی جائز نہین کہ کوئی نکاح کرے ایک ہی زمانہ مین دو عورتون
سے جو آپسمین ایسا رشتہ رکھتی ہون کہ اگر اونمین ایک مرد ہوتا تو انکا نکاح آپسمین نادرست
ہوتا ۱۱ نکاح درست نہین ہے ساتھ ایک شخص کے جو غلام ہے نکاح کرنیوالیکا
لیکن آزاد کا ساتھ ایسے غلام کے جو اوس کا مال نہو برضامندی آقا اس غلام کے
جائز ہے بشرطیکہ اوسنے کسی اور آزاد عورت سے نکاح نکر لیا ہو ۱۲ عورتین علیسائی
یہودی اور صاحب کتاب نکاح کیجا سکتی ہین مسلمانون سے ۱۳ نکاح فرض کیا
جا سکتا ہے بغیر گواہی گواہون کے اگر یہ ثابت ہے کہ مرد و زن مدت سے پاس رہے
ہین لیکن گواہونکا ایسی ہی ہونا ضرور ہے تمام معاملون نکاح مین ۱۴ جو عورت عمر بلوغ
کو پہونچ گئی ہو تو وہ نکاح کر سکتی ہے جس شخص سے کہ وہ چاہے اور اوسکے ولی کو اختیار
نہین ہے مداخلت کا اگر وہ ہم کفو ہو ۱۵ اگر نہو تو اختیار ہے مسترد کروانیکا ۱۶ جس
صورتمین عورت نے عمر بلوغ نہ حاصل کی ہو تو بموجب آئین کے وہ اپنا نکاح نہین کر سکتی
بغیر رضامندی اپنے ولیون کے اور جواز نکاح بالکل منحصر ہے اونکی رضامندی پر ۱۷
لیکن دونون صورتونمین مذکورہ بالا کے لازم ہے کہ ولی مداخلت کرین قبل ہونے اولاد
کے ۱۸ معاملہ نکاح کا جو عمل مین آیا ہو طرف سے باپ یا دادا کے بیچ حق ایک صغیر
سن کے تو وہ جائز ہے اور صغیر سن کو اختیار نہین ہے اوسکے مسترد کرنیکا بر وقت حصول
سن تمیز کے لیکن اگرچہ یہ معاملہ ہو طرف سے کسی اور ولی کے تو صغیر سن مسترد کر سکتا
ہے بر وقت آنے عقل کے بشرطیکہ اتنا عرصہ نگذر گیا ہو جو اطلاق رکھتا ہو رضامندی
پر ۱۹ جس صورت مین باپ کیطرف کا ولی نہو تو انکی طرف کو رشتہ دار صغیر سن مسترد
کر سکتے ہین اور در صورت نہونے انکیطرف کے ولی کے حاکم اونکی عوض مین ہو سکتا
ہے ۲۰ ایک ضروری شرط ہے معاملہ نکاح مین ہونا مہر کا زیادہ سے زیادہ جسکا

غیر مقرر ہے لیکن کم سے کم دس درم ہین اور وہ واجب ہو جاتا ہے بروقت دخول یا خلوت صحیحہ کے یا اوپر موت ایک کے طرفین سے یا طلاق کے اگرچہ واسطے ادا کرنے ایک جزو اوسکے آیندہ کے واسطے اقرار کیا جاتا ہے ✦ ۲۱ جس صورت مین تعداد مہر کی نہین مقرر ہو تو عورت مستحق ہے مہر مثل کی یعنی اوس پیہ کی جو ہو وہی نرخ اس مہر سے جو دیا گیا ہو اوسکے باپ کے خاندان والیون کو ✦ ۲۲ جس صورت مین یہ ظاہر ہوا کہ آیا ادا کرنا مہر کا فوراً ہو گا یا آیندہ کو تو یہ خیال کیا جاوے کہ کل واجب ہے بروقت طلب کے ✦ ۲۳ یہ قاعدہ ہے کہ جو کچھ ممانعت ہے بسبب رشتہ داری کے اوسیقدر ہے بسبب دودہ پلانیکے لیکن جہان تک کہ نکاح سے تعلق ہے ایک یا دو مقدمے مستثنا ہین اس قاعدہ سے مثلاً ایک شخص نکاح کر سکتا ہے اپنی بہن کی دائی سے یا اپنی دودہ بہن کی ما سے یا دودہ بھائی کی بہن سے یا دائی کی بہن سے ✦ ۲۴ شوہر طلاق دے سکتا ہے اپنی زوجہ کو بغیر کسی بداطواری کے اوسکی نسبت یا بیان بغیر کرنے کسی باعث کے لیکن طلاق بموجب نہایت ناپسندیدہ مسئلہ کے اگر نا ممکن التبدیل یعنی ضروری ہو جاوے تو لازم ہے کہ طلاق دیجاوے ۳ دفعہ اور ہر ایک مین عرصہ ایک مہینے کا ہووے اور اس عرصہ مین وہ پھر قبول کر سکتا ہے صراحۃً یا دلالۃً پیشتر تیسرے دفعہ کے ۔ ۲۵ شوہر نہین دوبارہ صحبت کر سکتا ہے اپنی زوجہ سے جسکو اوسنے تین دفعہ طلاق دیدی ہو تاوقتیکہ اوس عورت نے نکاح نہ کر لیا ہو ساتہ اور شخص کے اور علیحدہ ہو گئی ہووے اوس سے خواہ بسبب موت شوہر کے یا طلاق کے لیکن یہ بات ضرور نہین ہے دوبارہ نکاح کے لیے اگر وہ علیحدہ ہو گئی ہو صرف ایک یا دو طلاق سے ۲۶ اگر شوہر طلاق دیوے مرنیکے وقت اپنی جورو کو تو وہ اسپر بھی مستحق ہے ارث کی اگر وہ شخص مر جاوے پیشتر عدت کے یعنی جس عرصہ مین اوسپر فرض ہے کہ وہ دوسرا نکاح نکرے ✦ ۲۷ بہت کنارہ کشی کی قسم جو کہ شوہر نے عورت سے کی ہو اور اوسپر چہار مہینے منقضی ہو جاوین تو وہ ایسی طلاق ہو جاتی ہے کہ پھر جائز نہین ہو سکتی بغیر نکاح کے اس سے صحبت ✦ ۲۸ ایک زوجہ کو اختیار ہے ساتہ اپنے شوہر کی رضامندی کے اگر وہ خرید لے اپنے نفس کو بخلع یعنی طلاق اپنے شوہر سے لے مال پر ✦ ۲۹ ایک

۲۱ جس صورت مین تعداد نہ مقرر ہو جبکہ برابر ہون عمر مین اور جمال مین اور شہرت مین اور رتبہ مین اور عقل مین اور دین مین اور بکارت مین ۲۲ ادا فوراً یا آیندہ کو ۲۳ ممانعت در باب دودہ پلانیکے اور رشتہ کے ۲۴ قواعد طلاق ۲۶ در باب طلاق کے بروقت موت کے ۲۷ کس بات سے طلاق ہو جاتی ہے ۲۸ در باب خرید نفس طلاق کے ۲۹ اور طلاق

طلاق علیحدگی کا ہی کہ مرد قسم کہا کر کہے کہ اوسکی بی بی خراب ہی اور گواہ نہوں اور اسطرح اگر وہ نکار کرے والا وہ ہووے اولاد سے جسکی وہ حاملہ ہے اور وہ اولاد مجہول النسب ہووے گی + ۲۹ اگر عورت ثابت کرے کہ اوسکا شوہر نامرد ہی تو یہ بھی وجہ ہی علیحدہ ہو جانیکی + ۳۱ جو لڑکا پیدا ہو درمیان دو برس کے بعد موت شوہر کی یا طلاق کی تو وہ بھی ایسا ہی خیال کیا جاویگا + ۳۲ پہلی اولاد ایک شخص کی لونڈی سے خیال کی جاویگی اوسکی اولاد بشرطیکہ وہ مرد دعویٰ کرے ولدیت کا اور نہیں تو نہیں لیکن اگر یہ امر ثابت ہو کہ اوسنے ایک لڑکے کو اپنا بیٹا کہہ لیا ہو اور اوسی عورت کی اوس مرد سے ایک اولاد ہو تو بدر ہو گا اوسکا لڑکی کی نسبت ثابت ہی بغیر کسی دعوے کے + ۳۳ اگر ایک مرد اقرار کرے اور کہے کسیکو کہ یہ میرا بیٹا ہے اور ظاہرا اوسکی ایسی بات نہو جس سے کہ اوسکا باپ ہونا ممکن معلوم ہوتا ہو اور وہ شخص و اوسکی تصدیق کرے تو باپ ہونا اوسکا ثابت ہو جاویگا

باب آٹھواں درباب ولیوں اور صغیروں کے

۱ تمام شخص خواہ مرد ہوں خواہ عورت تصور کیے جاتی ہیں صغیر پندرہ برس کی عمر تک بشرطیکہ علامت بلوغ کی نہ ظاہر ہوا اس سے پہلے ۲ لفظ صغیر سے مراد ہی تمام وہ شخص جو کہ عمر بلوغ کو نہ پہونچے ہوں لیکن صبی مراد ہی اونسے جو کہ طفل ہوں اور لفظ مراہق مراد ہے اون شخصوں سے جنہوں عمر بلوغ کے حاصل کر لی ہی ۳ صغیروں کو مختلف حق نہیں ہی بیچ مختلف درجوں انکی صغیری کی برعکس انگریزی قانون کی + ۴ ولی ہیں یا تو حقیقی یعنی باپ اور یا اونکی وصی + ۵ یہ قریب اور بعید کے بھی ہیں پہلی قسم کی ہیں باپ اور دادا اور اونکی وصی اور وصی وصیوں کی دوسری قسم کی ہیں باپ کیطرف دور کی رشتہ دار اور اونکا ولی ہونا شامل ہی صرف اون باتوں جو کہ تعلق رکھتی ہیں تربیت اور نکاح نابالغ کو سے + ۶ اون قسم کے ولی اختیار رکھتے ہیں صغیر کی مال پر ایسی بابتوں کی لیے جو مفید مطلب ہوں واسطے اوس صغیر کی اور درصورت نہونے انکی یہ اختیار نہیں دوسرے ولیوں کو بلکہ حاکم کو ہی + ۷ ماں کی طرف کی رشتہ دار ہیں کم سے کم درجہ کی ولی کیونکہ اونکا حق ولی ہونیکا واسطے ترتیب اور نکاح کی جائز ہی صرف اس صورت میں کہ کوئی باپ کی طرف کا رشتہ دار نہو اور نہ ماں ہو + ۸ ماں اختیار رکھتی ہے درصورت بیوہ رہنے کی قبضہ بیٹوں کا جبتک کہ وہ سات برس کی عمر کی نہوں اور اونکی بیٹیوں کا ہی جبتک کہ وہ حاصل کریں

۲۹ اگر عورت ثابت کرے
۳۰ در باب مرد کے جو
۳۱ در باب قاعدہ دو برس
ولدیت کے
متعلق ولدیت لڑکے
۳۲ در باب
لونڈی کی
اولاد کے
۳۳ در باب دعوی
ولدیت کے
قاعدہ
۱ صغیر
۲ صبی
مراہق
۳ در باب
صغیروں کے
۴ در باب ولیوں کے
۵ اقسام
۶ اختیار ولیوں کا
۷ در باب
ولی ماں کی طرف
۸ در باب ماں کے

بلوغ کی + ۹ ماں کا حق جاتا رہتا ہی بسبب نکاح کرنے ایک بیگانہ سی لیکن یہ حق حاصل ہوتا ہی
اگر وہ بیوہ ہو جاوی + ۱۰ باپ کیطرف کو رشتہ دار مستحق ہین اسواسطے ترتیب وار نکاح باندازہ
قریب ہونے رشتہ کے مال صغیر پر + ۱۱ قرض جو ہو گیا ہو ولی پر بسبب پرورش یا تربیت
کے واسطے صغیر کے تو لازم ہے کہ ادا کیا جاوے اوسکی طرف سے بروقت ذی ہوش ہونیکے
۱۲ صغیر کو اختیار نہین ہے برضامندی اپنے ولی کے نکاح کرنیکا یا طلاق دینے کا یا آزاد کرنیکا غلام
کے یا دین لین قرض کا یا کسی اور معاملہ کا جسمین ظاہرا اوسکا فائدہ نہو + ۱۳ لیکن وہ دے سکتا ہے
ایک ہبہ یا کر سکتا ہے کوئی اور بات جو کہ ظاہرا اوسکے فائدہ کی ہو + ۱۴ وصی کو اختیار نہین ہے بیچنے
مال غیر منقولہ مملوکہ صغیر کا الا سات صورتون مین اول جس صورتمین کہ وہ حاصل کرے دو چند قیمت
دوسرے جس حالتمین کہ صغیر کے پاس اور کچھ مال نہو اور بیع ضرور ہو واسطے اوسکے پرورش کے
تیسرے جس صورتمین کہ مالک متوفی قرضدار رہا ہو جو قرض نہ ادا کیا جا سکتا ہو مگر بسبب بیع
ایسے مال کے چوتھے جس صورتمین کہ بعضے مراتب مندرج ہون وصیت نامہ مین جسکی
تعمیل نہو سکتی ہو بغیر ایسی بیع کے پانچوین جس صورتمین کہ پیداواری مال غیر منقولہ کے
غیر کافی ہو واسطے ادا کرنے اوسکے اخراجات کے چھٹے جس صورتمین کہ مال کی نسبت
خوف ہو کہ ضائع ہو جاویگا ساتوین جس صورتمین کہ وہ ناحق کسی نے لیلیا ہو اور ولی کو
خوف ہو کہ وہ کسی وجہ سے واپس نہین آویگا + ۱۵ ہر ایک معاملہ جو کہ قریب کا ولی کرے صغیر
کیطرف سے یا واسطے اوسکے فائدہ کے اور ہر ایک معاملہ جو کہ صغیر کرے ساتھ صلاح اور
اجازت اپنے نزدیک کے ولی کی درباب اپنے مال منقولہ کے تو وہ جائز ہے بشرطیکہ کوئی
شبہہ فریب کا اوسمین نہو + ۱۶ صغیر جواب وہ ہو سکتے ہین عدالت مین واسطے عمداً
نقصان یا آسیب پہنچانے کے جو انسے +

باب نوان درباب غلامی کے

صرف دو قسم کے شخص ہین جو مانے گئے ہین غلام بطریق آئین محمدی کے اول کافر
قیدی ہو جاتے ہین لڑائی مین دوسرے اونکی اولاد اس قسم کے شخص رشتہ مین آنے
معاملہ اونکی نسبت ہر وجہ پر ہوتا ہے مانند اور مال کے + ۲ مطلق غلامی تقسیم

۹ قاضی ولی
۱۱ درباب قرض ولی
۱۲ صغیر کا اختیار
۱۳ اختیار
۱۴ درباب مال غیر منقولہ صغیر
۱۵ درباب مال منقولہ
۱۶ ذمہ داری
۱ اقسام غلامی
۲ مطلق غلامی

کی گئی ہی درمیان دو قسمون کی اور وہ ہو سکتی مطلق یا مشروط + ۲ مشروط غلام ہین تین قسم
کی مکاتب مدبر اور ام ولد + ۳ مکاتب وہ غلام ہین درمیان جسکے اور اوسکے آقا کی معاملہ
ہو گیا ہو واسطے اوسکے آزادگی اوپر شرط اوسکے ادا کرنے کچھ روپیہ کے خواہ فوراً یا بعض اوقات آئندہ کو
یا بموجب قسطون کے + ۵ اگر وہ پورا کرے شرط کو تو وہ آزاد ہو جاویگا اور اگر ادا نکر سکے
تو وہ پہر مطلق حالت غلامی مین ہو جاویگا۔ مکاتب اپنے آقا کے قبضہ مین نہین رہتا
لیکن اوسکا مال ہے مگر وہ بیع نہین ہو سکتا نہ ہبہ ہو سکتا ہے نہ گرو نہ کرایہ دیا جا سکتا ہے +
۶ مدبر وہ غلام ہی جسے اوسکے آقا نے اقرار کیا ہے آزادیکا اقرار ہو سکتا ہے ایسا قطعی یا ساتہ
حد کی یعنی آزادی غلام کی منحصر ہو سکتی ہی موت پر اوسکی آقا کی جب کبھی وہ واقع ہو یا منحصر
ہو سکتا ہی اوپر شرط موت کی درمیان عرصہ مقرری کی + ۷ اس قسم کا غلام بیع یا بخشش نہین
ہو سکتا لیکن محنت اوسسے لیجا سکتی ہی اور وہ کرایہ کو بہیجا جا سکتا ہی اور در صورت ہونی اسکی کے
عورت اوسکا نکاح پڑہوا دیا جا سکتا ہی جس صورتمین اسکی آقا کا قطعی اقرار ہو تو غلام آزاد
ہو جاتا ہی پیشتر از وقت مقررہ کی اگر اوسکا آقا پیشتر از وقت مقررہ کے مرجاوے + ۸ عام آئین
درباب وصیت اور قرض کی جاری ہو سکتا ہی نسبت ایسے غلامونکی کیونکہ وہ خیال کیے گئے ہین
حق وارثون کی مانند اور قسم مال کی اسی سبب سے وہ آزاد ہو سکتے ہین باندازہ ثلث قیمت اپنی
کی جس صورتمین کہ آقا نے اسباب چہوڑا ہو اور انہین لازم ہی کہ بقی محنت واسطے فائدہ وارثون
بتعداد دو ثلث کی اور جس صورتمین آقا مرجاوے قرضدار تو وہ آزاد نہین ہو سکتے جبتک کہ وہ واسطے
متوفی کے قرضخواہون کی بذریعہ اپنی محنت کی کما دیا نہو کل روپیہ اپنی قیمت کا + ۹ ام ولد ہی
لونڈی جسکی اولاد ہی اپنے آقا سے + ۱۰ آئین وہی ہی درباب اس قسم کے غلامون کی جیسا کہ درباب
مدبر کی مگر اتنا فرق ہی کہ وہ آزاد ہو جاتا ہی بغیر شرط کی بروقت موت اپنے آقا کی خواہ اوسنے ترکہ چہوڑا
ہو یا نچہوڑا ہو یا وہ مرگیا ہو قرضدار یا غیر قرضدار۔ لیکن بیان کرنا لازم ہے کہ پیدا ہونا لڑکون
ایسی لونڈیکا نہین ثابت ہی اگر اوسکے آقا نے اقرار کیا ہو پہلی اولاد کا + ۱۱ غلام ہر ایک طرح کی
آئین کی روسی ناقابل ہین وہ نہین نکاح کر سکتے بغیر رضامندی آقا کی اونکی گواہی جائز نہین ہے
درباب ایسی باتونکی جو تعلق رکہتے ہین مال سے اگر اونکو اجازت نہ دیگئی ہو اور وہ مامور بعض تجارت کی

ہین کسی عہدہ ملکی پر نہ اختیار رکھتے ہین ہبہ یا بیع کر نیکا نہ حصہ لیتے ہین مالکانہ وصیت نامہ لکھہ سکتے ہین نہ وصی نہ ضامن نہ نگہبان ہوسکتے ہین ۔ الا نگہبان اپنے آقا کی صغیر لڑکو نکی ہوسکتے ہین بشرطیکہ وہ مقرر کیے گئے ہون + ۱۲ لیکن عوض ہین ان باتونکو وہ آزاد مین بہتری باتونمین جنکے آزاد آدمی پابند ہین اوپر نالش نہین ہوسکتی الا حضور مین اون کی آقا کے او راونسے جزیہ نہین لیا جا سکتا او رقید نہین کیے جا سکتے بابت قرضہ کی فوجداری مقدمات مین اونکے حقمین بہت سی رعایت ہے + ۱۳ ہر ایک قسم کی غلام کو اختیار دیا جا سکتا ہے درباب کسی خاص مطلب کے یا درباب سوداگری کے جس صورت مین اونکو اجازت دی گئی وہ کام کرین گی بعد اجازت کی + ۱۴ آقا مجبور کر سکتے ہین غلامونکو واسطے نکاح کی مطلق غلام بیچے جا سکتے ہین واسطے پورا کرنے اونکی جورو نکی مہر کے اور اونکی پرورش کی او رمشروط غلام مجبور کیے جا سکتے ہین محنت کرنیکو واسطے ایسی باتون کی ۔ ایک آدمی نہین نکاح کر سکتا ہے ایک لونڈی کو جبتک کہ رکہتا ہی ایک آزاد بی بی اور نہ وہ کسی صورتمین نکاح کر سکتا ہے اپنی لونڈی کو نہ ایک غلام نکاح کر سکتا ہی اپنی بی بی سے + ۱۵ جو شخص آپسمین رشتہ رکھتے ہون درمیان درجہ ممنوعہ نکاح کی تو غلام نہین ہوسکتے ایک دوسرے کی + ۱۶ جس صورتمین اولاد پیدا ہووے درمیان ایک شخص کے غلام اور لونڈی دوسرے شخص کی تو متعلق ہے اولاد کا ماکے ساتھ عملمین آتا ہے اور اول شخصکو کچہ دعوی نہین ایسی اولاد سے + ۱۷ کس حدتک بیع ایک آدمی کو اپنے بدن کی جائز ہی جبکہ وہ بہت ناچار ہوجاوی ٹھیک مقرر نہین ہی جائز لکھا ہی محیط السرخی مین اور یہ کتاب بہت معتبر ہے ۔ لیکن اگرچہ بسبب لحاظ اس کتاب کے یہ بات جائز ہی لیکن تسپر بہی عام مین یہ بات جائز ہے کہ یہ معاملہ فسخ ہوجاوی بروقت درخواست اس غلام کی اور وہ مجبور کیا جاوی واسطے محنت کی تاکہ قیمت جو اوسنے اپنے خریدار سے لی ہی وہ واپس ہوجاوی + ۱۸ اسپر بہی یہ جائز ہے سبکی طرف سی کہ ایک شخص اپنے تئین کرایہ مین دیوے کی ساری عمر کے لیے ہو لیکن صغیر جو کہ کرایہ مین دیے گئے ہون باطل کر سکتے ہین معاملہ کو بروقت بالغ ہونے کے +

۱۲ رعایت کی بہت ہوئی ہے

۱۳ اختیار دیا جا سکتا ہے ہر ایک غلام سب طرح کی تجارت مین

۱۴ قواعد درباب نکاح غلامون کی

۱۵ غلامی رشتہ داروں کی ممنوع ہے

۱۶ درباب اولاد غلامون کی

۱۷ سوال کس حدتک آدمی اپنے تئین بیچ سکتا ہے

۱۸ درباب اجارہ

باب دسوان درباب وقف کے

اوقف سے مراد ہے علیحدہ کرنا مال کا عنداللہ اور حق مال کا جاتا رہتا ہے اور فائدہ ایسی مالکا
دیا جاتا ہو واسطے فائدہ جہاد کے لیئے ہندونکے ۔ ۲ وقف کی بیع یا ہبہ یا ارث نہین ہو سکتا اور اگر وقف
مقرر کیا جاوے مرتے وقت تب تو صرف ایک ثلث مالک کے مال تک جائز ہے ۔ ملکیت بخیر معبد
لایق وقف ہونیکے ہے ۔ ۳ مال وقف بیع ہو سکتا ہے حاکم کی طرف سے جس صورت مین وہ بات
نہ حاصل ہو سکے بسبب اجارہ یا اور کسی چندروزہ معاملہ کے ۔ ۴ درصورتیکہ بخشنا ایک وقف کا بنام
ایک شخص کے برای اوسکے کہ بعد اوسکی موت کے محتاجونکو پہونچے یہ ضرور نہین ہے کہ یا بندہ جنکا نام
لکھا گیا ہے اوسوقت وجود مین ہون مثلاً اگر وقف کیا جاوے بنام اولاد عمر کے اور عمر ثابت کرے
کہ اوسکی اولاد نہین ہے تو وقف تسپر جائز ہے اور فوائد وقف کی تقسیم ہو جاوینگے درمیان محتاجونکے ۔
۵ حاکم موقوف نہین کر سکتا مہتمم کو جسے وقف کرنیوالے نے مقرر کیا ہے اگر اوسکی بدوضعی نہ ثابت
ہو نہ خود وقف کرنیوالا بھی موقوف کر سکتا ہے ایسے شخص کو اگر اختیار اس معنی کا اوسنے
خود نہ رکھا ہو بروقت کرنے وقف کے ۔ ۶ جس صورتمین مقرر کرنیوالا وقف کا کوئی خاص بات
نہ مقرر کرے کہ کون مقرر ہوگا عہدہ مہتمم پر بروقت فوت ہونے اس شخص کے جسکو اوسنے خود مقرر
کیا ہو اور اوسنے کوئی وصی چھوڑا ہو تو ایسا مہتمم بروقت موت کے مقرر کر سکتا ہے اپنا قائم مقام مگر
منظوری حاکم وقت کی ضرور ہے ۔ ۷ خاص مال وقف کیا ہوا نہین بدلا جا سکتا ہے کسی اور مال سے
اگر شرط اسبات مین نہو گئی ہو طرف سے وقف کرنیوالیکی یا اگر بموجب روئداد کے رکھنا قبضہ کا ناممکن
نہ معلوم دے یا اگر ظاہر فائدہ تبدیلی سے حاصل ہو اراضی وقف کا اجارہ بھی نہین ہو سکتا اوپر کسی
شرط کے جو کم ہو اوسکی آمدنی سے اور نہ زیادہ تین برس سے الا اس صورتمین جبکہ یہ بات بہت مفید ہو
واسطے حفاظت کے ۔ ۸ حکم وقف کرنیوالیکی تعمیل بجز باتون ذیل کے ہووے ۔ اگر وہ اقرار کرے
کہ مہتمم موقوف نہین کیا جاویگا حاکم کیطرف سے تو وہ شخص تسپر بھی موقوف ہو سکتا ہے حاکم کیطرف سے
بروقت بدوضعی کے اگر اوسنے شرط کی ہو کہ زمین وقف اجارہ مین نہ دیجاوے زیادہ ایک برس
سے اور کوئی اجارہ دار نہ مل سکے واسطے اسقدر تھوڑے عرصہ کے اور یا بسبب کرنے زیادہ عرصہ کے
بہتر ہو واسطے فائدہ زمین وقف کے تو حاکم وقت کو اختیار ہے زیادہ عرصہ اجارہ دینے کا بغیر رضامندی
مہتمم کے ۔ اگر اوسنے شرط کی ہو کہ بحیث فائدہ کی تقسیم کیجاوے درمیان اون شخصونکے جو مسجد میں

اوین تو تسپر بہی وہ تقسیم کیا جاسکتا ہی اور مقاموں مین درمیان محتاجون کی گو وقف نہون اگر
اوسنی شرط کی ہو کہ ہر روز کہانا پکایا جاوی واسطے محتاجون کے تو روزینہ تسپر بہی دیا جاسکتا ہی مگر حاکم
کو اختیار ہی زیادہ کرنی تنخواہ افسرون کا جو زمین وقف سی تعلق رکہتی ہین جس صورت مین کہ وہ زیادہ
مستحق ہون اور وقف تبدیل ہو سکتا ہی جس صورتمین مفید ہو بموجب حکم حاکم کے اوس حالت مین کہ
وقف کرنیوالے نے خاص شرط کی ہو درباب نہ کرنی تبدیلی کی + ۹ جس صورتمین ایک وقف کرنیوالا
مقرر کری دو شخصونکو مہتمم شراکت مین تو ایک کو اونمین سی اختیار نہین ہی علیحدہ کام کرنیکا لیکن
جسصورتمین وقف کرنیوالا نصف اہتمام اپنی پاس رکہتا ہو اور شامل رکہتا ہے ایک اور کو تو وقف
کرنیوالیکو اختیار ہی الگ کام کریگا بموجب اپنی رای کی اسطرح پر کہ گویا وہ خود مہتمم ہے + ۱۰ جس
صورتمین وقف کیا گیا ہو حاکم کیطرف سی روپیہ خزانہ سرکاری سے واسطے فائدہ عام کی بغیر خاص
کسیکے مقرر کرنے کی تو اہتمام سپرد کیا جاوی ایسے شخص کو جو نہایت مستحق ہو بلحاظ علم کے
لیکن خانگی وقف کرنیوالے کی تعمیل ہووے بجز مراتب مرقومہ بالا کے +

باب گیارہوان درباب قرض و ضمانت کے

اولاد ذمہ دار ہین قرضہ اپنی والدین کی جہان تک کہ مال ترکہ کا ہو + ۲ ادا کرنا ایک ایسی قرض کا
جسکا اقرار کیا ہو بروقت نزع کی ملتوی رہی جبتک کہ ادا کرنا تندرستی کے قرضہ کا عمل مین آوے
اگر ظاہر نہو کہ بیماری کا قرض واجبی تہا اور اقرار کرنا قرض کا بیچ حق وارث کی حالت بیماری مین
بالکل باطل ہی جبتک وہ وارث نہ قبول کرین کہ قرض واجب ہی + ۳ اگر دو شخص شامل
قرض لین اور ایک اونمین سی مرجاوی تو زندہ صرف نصف قرضہ کا ذمہ دار ہی بشرطیکہ صاف
شرط نہو کہ ہر ایک ذمہ دار ہی کل روپیہ کا اسواسطے کہ آئین کے روسی ہر ایک برابر حصہ دار تہی
بیچ فائدہ زر قرضہ کی اور لازم ہی کہ ایک ذمہ دار ہو واسطے حصہ فائدہ کی جو کہ دوسرا حاصل کرتا
ہی + ۴ اسیطرحسی جس صورتمین دو شخص شامل ضامن ہووین واسطے ادا کرنے قرض
کی اگر ایک اونمین سی مرجاوی تو زندہ نہین تصور کیا جاویگا ضامن کل زر قرضہ کا بشرطیکہ صاف
شرط نہو کہ ہر ایک ضامن ہی کل کا اور ہر ایک ضامن ہی دوسری کا + ۵ جب کہ دو شخص شریک
ہوجاوین سوداگری مین اور دونونکا حصہ مساوی ہو اور وہ برابر ہین تمام لحاظون مین اس صورت

۹ درباب دو مہتمم +

۱۰ عام فائدہ وقف حاکم کی طرف سی کیا جاتا ہی ۱۲

۱ ذمہ داری اولاد کی

۲ درباب وقت نزع کی جسکا ذمہ دار ہو بیمار موت کی

۳ درباب دو شخصونکی شراکت مین قرض لینا

۴ جو شراکت مین ضامن ہون + بعض صورتمین شریک باہم اور علیحدہ علیحدہ ذمہ دار ہین

مین ایک شریک ذمہ دار ہے تمام کامون مین اور بابت تمام قرضہ کی جو ایک نے کیا ہو۔ لیکن
نہین ہونا بلحاظ اون شریکون کی جس صورتمین قرضخواہ دعوی نہین کر سکتا کل قرضہ کا علیحدہ کسی
ایک شریک سی لیکن لازم ہی کہ شریکون پر دعوی ہو یا اگر وہ دعوی کری ایک سے البتہ صرف
بقدر اوسکے حصہ کے ہی + ۶ ضروری قرض جو کہ ایک لی نے واسطے اپنی صغر کے اوٹھایا ہو تو
لازم ہے کہ وہ ادا کرے اوسی بروقت بالغ ہونے کی + ۷ ہر نوع کی ممانعت نہین ہو سکتی
نسبت ایک قرضدار کی کہ وہ بالکل خارج ہو جاوی انصرام کامون سی لیکن باز رکہا جا سکتا ہی کرنے
ایسے معاملون سی جو ظاہر استقرار ہو وین نسبت قرض خواہ کے + ۸ اگر کسی قرضخواہ پر نالش
ہو اور وہ قرض کا اقرار کری تو اوسکو فوراً قید کرنا نہین چاہیے لیکن اگر وہ انکار کری اور دعوے
ثابت ہو گواہی سے تو لازم ہی کہ اوسکو فوراً قید کیجاوی + ۹ اگر بعد فیصلہ کے کچھ تاخیر ہو طرف سے
قرضدار کی جسکو قید نہین کیا تہا اور اوسنے لی ہو کوئی قیمتی چیز عوض مین زر قرضہ کی یا اگر اوس
قرض سی اوسے فائدہ متصور ہو تو لازم ہی کہ وہ قید کیا جاوی باوجود اس بات کی کہ وہ عذر مفلسی کا
کری + ۱۰ لیکن اگر قرض ہوا ہو نہ بے ضرورت کے اور اوسکے عوض مین کچھ قیمتی چیز نہ پائی ہو
جیسا کہ درصورت ایسے قرض کے جو کہ کسی ضامن پہ ہووے تو قرضدار قید نہین ہو سکتا جب
تک کہ قرضخواہ اوسکی طاقت ادا کرنیکی نہ ثابت کری + ۱۱ یہ منحصر ہے اوپر رای حاکم کے
کہ وہ مقرر کرین عرصہ قید کے تین مہینے درصورت ظاہر ہونی بے استطاعتی کے + ۱۲ لیکن رہائی
قرضدار کی خارج نہین کر دیتی ہے حق اوسکی قرضخواہون سی ۔۔ وہ بعدہ بہی قید دلوا دی
سکتے ہین بر وقت ثابت کرنے اس بات کی کہ وہ قرض ادا کر سکتا ہی + ۱۳ بر وقت قرقی اور
بیع مال قرضدار کی بہت احتیاط ضرور ہی اول قرضدار کا روپیہ کام مین آوی واسطے ادا کرنی
اوسکے قرضہ کے بعد اوسکا اسباب منقولہ اور سب سے بعد اوسکے گہر اور زمین + ۱۴ کچھ فرق
نہین ہے درمیان رہن اراضی کی اور رہن اسباب کی + ۱۵ رہن کرنا بغیر قبضہ کی آئین
محمدی مین نہین ہے اور قبضہ ضرور شرط ہے رہن مین + ۱۶ قرضخواہ کو اختیار نہین ہے
علیحدہ کرنے اور بیچنے سے مرہونہ کا کسیوقت بشرطیکہ اس معنی کے شرط نہو گئی ہو درمیان
اوسکے اور قرضدار کی کیونکہ مال مرہونہ برابر ہے قرض کی اور قرض پر کچھ زیادتی نہین ہو سکتی

۵ درباب ذمہ داری شریکون کی بابت قرضہ
۶ ممانعت قرضدار کی
۷ وکیل قرضدار کی ...
۸ جب قرضدار اقرار ہو ...
۹ درباب تاخیر بعد فیصلہ قرضدار کی
۱۰ خاص قاعدہ مفلس
۱۱ قید کسطرح مقرر ہوتی مقدمات مین
۱۲ آزادی بایع ...
۱۳ دوبارہ قید کی درباب قرقی اور بیع کی
۱۴ درباب رہن
۱۵ رہن بغیر قبضہ ناجائز ہی
۱۶ درباب رہن

کیونکہ سود منع ہے ۱۷ یہ عام قاعدہ ہے کہ مرتہن کا ذمہ ہے خرچ حفاظت شئ مرہونہ کا اور
راہن کا ذمہ خرچ پرورش شئ مرہونہ کا مثلاً اگر ایک گھوڑا رہن کیا جاوے تو یہ ضرور ہے
کہ راہن ذمہ کرے اوسکی خوراک کا اور مرتہن اوسکے اصطبل کا ۱۸ اجس صورت مین مال
گرو کیا گیا ہو عوض مین قرضہ کے تو مرتہن نہین کام مین لاسکتا اوسے بغیر رضامندی راہن
کی اور اگر وہ کام مین لاویگا تو ذمہ دار ہوگا کل قیمت مال کا ۱۹ اجس صورت مین اس قسم کا مال
جو برابر ہووے قرض کے اور وہ تلف ہوجاوے اسطرح سے کہ راہن کے ہاتھ نہوا ہو تو قرض جاتا رہتا
ہے اور جس صورت مین وہ زیادہ ہو قرض سے تو مرتہن ذمہ دار زیادتی قیمت کا نہین ہے لیکن جس
صورت مین کم ہو قرضہ سے تو قصور پورا کیا جاویگا راہن کیطرف سے لیکن اگر مال عمداً تلف ہو گیا
ہو طرف سے مرتہن کے تو وہ ذمہ دار ہوگا اوسقدر زیادتی قیمت کا جو کہ زیادہ ہوگئی زر قرضہ سے
۲۰ اگر کوئی شخص مرجاوے اور اوسکے بہت سے قرضخواہ ہون اور اوسنے گرو کردیا ہو کچھ مال ایک کے پاس نہیں ہے تو اوس قرضخواہ
کو اختیار ہے وصول کرنے اپنے زر قرضہ کا متوفی سے جو اوسکی قبضہ مین ہے اور قرضخواہ کچھ اختیار اوسکے منع کرنا کا نہین ہے

باب ۱۲ بارہوان درباب دعوون اور فیصلہ کے

۱ آئین محمدی مین کچھ قید نہین ہے دعوے حق کی ۲ دعوی جسکی بنیاد ہو زبانی اقرار پر
برابر حکم رکھتا ہے لکھے ہوئے قرارنامہ کے ۳ بے سرشتگی بیچ ایک کاغذ کے
کمزور نہین کرتی معاملہ کو بشرطیکہ معاملہ کرنے والونکا مطلب اوسکے بہی بالکل ثابت
ہوسکے ۴ یہ عام قاعدہ نسبت سب دعوون کے یہ ہے کہ قدیم دعوی ترجیح رکھتا ہے جدید
پر ۵ جس صورت مین کہ عرصہ دعوے کا نہ ثابت ہوسکے تو دعوے جسکی بنیاد ہو خرید پر
اوسکو ترجیح ہے اوپر دعوی ہبہ کے ۶ معاملے اکثر نہین فسخ ہوجاتے بسبب موت ایک
کے معاملہ کرنیوالون مین سے لیکن وہ قائم رہتے ہین اوسکے وارثون مین جہانتک کہ مال
ارث کا ہو بشرطیکہ سنتے معاملہ کی وجوہ منتج نہو مثلاً در صورت ہونے ایک ہبہ کے
اگر مالک مین یا مستاجر مرجاوے تو معاملہ فسخ ہوجاتا ہے بوقت موت کی ۷ ایساہی
شراکت مین کسیطرح کو شریکونکو لازم نہین شراکت مین رضا ساتھ اپنے شریک متوفی
کی وارثونکے نہ وارثونکو ساتھ اپنے باپ متوفی کے شریک کے اور معاملہ جاتا رہتا ہے بسبب

۱۷ فرضیات ذمہ راہن اور مرتہن کے
۱۸ مرتہن کام مین نہین لاسکتا شئ مرہونہ کو ۱۲
۱۹ شئ مرہونہ اگر تلف ہوجاوے قبضہ مین ۱۲
۲۰ حق راہن کا ۱۲
۲ پہلے مدعی یعنی زبانی اقرار اور نوشت برابر ہے
۳ بے سرشتگی کاغذات
۴ ... دعوی ترجیح رکھتا ہے
۵ دربارہ دعوی خرید اور ہبہ
۶ معاملہ اکثر فسخ نہین ہوتا
۷ علاوہ اس ...

ہوت کی یا ایسی ہوتے جو سزا ہین ہو کسی گناہ کی + ۸ قسم نہین دیجا سکتی گواہون کو + ۹ دعوون
متعلق دیوانی کو ہین گواہی دو مردون کی یا ایک مرد و دو عورتون کی ضرور ہے + ۱۰ غلام اور صغیر اور ایسے
شخص جیپر بہتان ثابت ہو چکا ہو وہ گواہ نہین ہو سکتے + ۱۱ گواہی باپ یا دادا کی بیچ حق بیٹے
اور پوتی کے اور برعکس اسکے اور گواہی شوہر کی بیچ حق بی بی کے اور برعکس اسکے اور گواہی نوکر کی
بیچ حق آقا کی اور برعکس اسکے جائز نہین ہے + ۱۲ گواہی شریک کی جائز ہے ایسے مقدمات مین جسمین
وہ دونون شریک ہین + ۱۳ ایسی باتون مین جو کہ خاص عورتون ہی سے تعلق رکھتی ہون تو گواہی
عورت کی جائز ہے صداقت گواہی مرد کی + ۱۴ سماعی گواہی درست ہے واسطے ثابت کرنے
پیدایش مدت نکاح ہم بستر ہونے اور مقرر کرنے قاضی کی کیونکہ معاینہ کرنیوالی گواہ ایسی باتون کی
اکثر نہین ہوتی + ۱۵ اگرچہ زیادہ اعتبار نہین ہو جاتا بسبب زیادہ ہونے گواہون کی تعداد مطلوبہ سے
۱۶ ایسی گواہی گواہون کی جسکے سبب سے ثابت ہو دعوے مدعی کا کسی چیز پر جسکا اوسنے اپنے
اظہار مین بیان نہین کیا قبول نہین کیجاتی مثلاً اگر گواہون نے کوئی اظہار دیوے کہ مدعی کو زیادہ
روپیہ چاہیئے بہ نسبت اوسکی جسکا اوسنے دعوی کیا ہے + ۱۷ وہ گواہی گواہون کی جس سے ثابت ہووے
مدعی کا دعوی اور دلیل کی جو مختلف ہووے اظہار مدعی سے تو قبول نہ کیجاوے مثلاً اگر مدعی دعوی کرے
بسبب خرید کے اور اوسکے گواہ اظہار دیوین کہ اوسکا دعوی از روی ہبہ کی ہے + ۱۸ جس صورت مین
قرض کا دعوی کیا جاوے اور بعضے گواہ اظہار دیوین کہ کل روپیہ واجب ہے جسکا کہ دعوی کیا ہے
مدعی نے اور بعضے گواہ بیان کرین کہ اوس سے کچھ کم ہے تو مدعی مستحق ہے کم روپیہ کا جو کہ پچھلے
گواہون نے بیان کیا ہے + ۱۹ جس صورت مین مدعا علیہ دعوی مدعی کا اقبال نکرے تو مدعی کو دعوی ثابت
کرنا پڑیگا + ۲۰ اگر مدعا علیہ اپنے جواب دعوی مین کچھ روئداد اظہار کرے مثلاً ادا کرنا زر دعوی کا تو
اوسکو لازم ہے ثابت کرنا اسبات کا + ۲۱ مدعا علیہ کے جواب دعوی مین سوا انکار کی اگر ایسی بات کا
ذکر ہووے کہ وہ بات جواب درستی کے واسطے ضرور نہین ہو تو مدعی کو اپنا دعوی ثبوت کرنا چاہیئے
مثلاً ایک آدمی کسی شخص پر دعوی کرے واسطے نصف ملکیت کسی شئی کے اوسی بنیاد پر کہ وہ
حقیقی بیٹا ایک ہی باپ اور ماں کا تو مدعا علیہ اپنے جواب دعوی مین صرف نہین انکار کرتا لیکن کہتا ہے
کہ مدعا علیہ اور خاندان کا ہے یہ بات اگر مدعا علیہ ثبوت نکرے تب بھی مدعی کو اپنا دعوی ثبوت کرنا

چاہیے + ۲۲ ایک دعوی نہین قبول ہوسکتا جو کہ برخلاف ہو پہلے دعوی کے دونون جنمین کو جائز
نہین مثلاً ایک شخص نے پہلے مقدمہ مین کہا کہ فلانا شخص میرا بہائی نہین ہی تو بعدہ وہ وارث نہین
ہوسکتا اس شخص سے اوپر عذر ایسے ارث کے + ۲۳ لیکن اگر دعوی مختلف ہو پہلے دعوی سے اور وہ
دونون صحیح ہوسکتے ہون تو وہ قبول ہوسکتا ہی مثلاً ایک دعوی کیا گیا ہو ایک مال کا بوجہ خریدنے کے
تو اوسی مال کا دعوی ہوسکتا ہی اوسی شخص کیطرف سے بسبب وراثت کے لیکن اگر دعوی وراثت
کا پیشتر ہوگیا ہو تو بعدہ دعوی خرید کا قبول نہین ہوسکتا کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ یہ دونون دعوی ساتھ
نہین رہ سکتے + ۲۴ اگر ایک شخص دعوی کرے اور اوسکے ثابت کرنیکے لئے گواہ نہون تو قاعدہ
یہ ہی کہ مدعا علیہ سے قسم لیجاوے اور اگر وہ قسم کہانے سے انکار کرے تو فتوی دیا جاوے بیچ حق مدعی کے لیکن
اگر وہ ازروے حلف کے انکار کرے تو وہ بری الذمہ ہے دعوی سے + ۲۵ جس صورتمین طرفین کے گواہ ہون
تو اکثر مدعی کے دعویکو ترجیح ہے مثلاً جس صورتمین قرضخواہ اور قرضدار تنازع کرین تعداد زر
قرضہ کی اور دونون کے گواہ ہون تو دعوی مدعیکو ترجیح ہی لیکن جس صورت مین کوئی گواہ
نرکہتا ہو تو اظہار مدعا علیہ کو ازروے حلف کے اعتبار ہی + ۲۶ یہ بہی ایک عام قاعدہ ہی کہ جس صورتمین
گواہی پیش کیجاوے دونون طرفون سے تو ترجیح دیجاوے گواہون اوس شخصکو جسکا دعوی زیادہ
ہو واسطے جیسے مثال بیچ مقدمہ ایک بیع کے جس صورتمین تنازع درمیان بیع کرنیوالے اور خریدار
کے ہو اور دونون شخصونکے گواہ ہون تو گواہ جو اظہار دیتے ہین کہ زیادہ روپیہ واجب ہے یعنی مدعی کے
گواہ مستحق ہین ترجیح کے + ۲۷ جس صورتمین تنازع ہو دربابِ قیمت کے اور مال کے بہی اور دونون
شخصون کے گواہ ہون تو گواہ بائع کے مستحق ہین ترجیح کے جہانتک کہ قیمت سے علاقہ ہے اور ترجیح ہووے
گواہون خریدار کو جہانتک کہ تعلق ہو قسم اور تعداد مال سے + ۲۸ اگر کوئی طرفین سے گواہ نرکہتا ہو
اون دونون سے حلف لیا جاوے اور اگر دونون راضی نہون قسم کہانیکو تو معاملہ فسخ ہوجاوے لیکن
اگر ایک انکار کرے قسم کہانے سے تو فتوی صادر ہو بیچ قسم کہانیوالے کے + ۲۹ لیکن اگر تنازع
واقع ہو بلحاظ صرف شرطون بیع کے مثلاً دربابِ عرصہ ادا کرنے روپیہ وغیرہ کے اور طرفین راضی
ہون قسم کہانے پر تو حلف سے بیان اوس شخص کا جسپر دعوی کیا گیا ہے مستحق ہے ترجیح کا + ۳۰ جس
صورتمین ایک شخص اور بی بی تنازع کرین دربابِ تعداد زرمہر کے اور دونون کے گواہ ہون تو

۲۲ دوسرا دعوی جو مخالف پہلے دعوی کے ہو وہ مسموع نہین
۲۳ ہوسکتے ہیں دونون
۲۴ قاعدہ جبکہ مدعی کے گواہ نہون
۲۵ جبکہ طرفین کے گواہ ہون
مثال
۲۶ علاوہ قاعدہ جبکہ طرفین کے گواہ ہون
۲۷ جبکہ تنازع ہو جنس بیع اور قیمت مین اور طرفین کے گواہ ہون
۲۸ جس صورتمین طرفین کے گواہ نہون

گواہ ڈوجہ کیطرف کی معتبر ہین اور اسطرح سے بیچ ایک تنازع کی درمیان پٹہ دینے والے
اور پٹہ لینے والے کے گواہی پر ایکطرف کی مستحق ہی ترجیح کی جہانتک کہ انکار اپنا فایدہ
رکہتا ہو گواہ پٹہ دینے والیکے قبول ہون کی درباب محصول کے اور گواہ پٹہ لینے والیکے ترجیح دینگی
درباب میعاد پٹہ کی + ۳۱ جس صورتمین مال کا دعوی کیا جاوے اور وہ شخص جسکے قبضہ مین
وہ مال ہووے بیان کرے کہ مین صرف امانت دار یا مرتہن ہون غیر حاضر مالک کا اور اسبات
کی گواہی بہی پیش کرے تو دعوے دشمس ہوویگا لیکن جو دعویکا انکار کیا جاوے فورا جس صورت مین
دعوی کرنیوالا قبول کرے کہ اوسکا حق ملاہی غیر حاضر مالک سے + ۳۲ فتوی نہین جاری کیا جا سکتا
ایک جانب وجہ یہ ہی کہ فیصلہ کی بنیاد ہوتی ہی اوپر مدعا علیہ کے اقرار کی یا اگر انکار کرے
تو اوپر گواہی گواہون کے اور جس صورت مین وہ غیر حاضر ہو تو یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ انکار
کرتا یا اقرار کرتا دعوی کا + ۳۳ جس صورتمین مقدمہ رجوع کیا جاوے پنچونکو تو یہ ضرور ہے
کہ فیصلہ پنچونکا بالاتفاق ہووے

اصول شرع محمدی تمام ہوا

